INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۲۷ | ۷ تا ۱۳ رجب ۱۴۱۶ھ بمطابق یکم تا ۷ دسمبر ۱۹۹۵ء

## مسلمان بھائیوں سے چند گزارشات

## مرزا قادیانی کی تحریریں اخلاق کے آئینہ میں

## علماء امت کے لئے لمحہ فکریہ

علمی دارالعلوم دیوبند کی طرف دعوت فکر

عطیہ اعضاء اور پیوند کاری کا تصور عقیدہ آخرت کے منافی ہے

## اسلام دشمن عناصر کا نیا حربہ

علماء سے اعضاء کی پیوند کاری میں اجتہاد کا مطالبہ

## غیر کفو میں نکاح

سوال..... میرے بیٹے عمران اللہ کا نکاح شکیلہ کے ساتھ دونوں کی مرضی سے ہوا جس کا علم لڑکی کے گھر والوں کو ہوا تو لڑکی کے ماں باپ نے بہت ہنگامہ کیا جس کی وجہ سے لڑکی ہمارے گھر آگئی تو لڑکی کے ماں باپ لڑکی کو لینے ہمارے گھر آئے اور ہم نے لڑکی کو سمجھایا کے کہ ہم تمہیں عزت کے ساتھ رخصت کرکے لائیں گے تو لڑکی کے ماں باپ اس بات پر راضی ہوگئے اور اپنی لڑکی کو لے گئے اور ہم سے ۳ ماہ بعد کی رخصتی کا ٹائم دے کر پیچھے سے سامان لے کر لاہور شفٹ ہوگئے اور اس کے بعد ہمارے بیٹے عمران اللہ پر یہ کیس بنوایا کہ عمران اللہ نے ہمارے گھر پر فائرنگ کی ہے اور عمران اللہ کے جیل میں بند ہونے کے بعد طلاق کے کاغذات بھجوا دیئے کہ ہماری بیٹی شکیلہ کو فیملی کورٹ سے طلاق کروالی ہے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ یہ بتادیں کہ شرعی طور پر شکیلہ کو طلاق ہوئی ہے یا نہیں کیونکہ عمران اللہ اور ان کے تمام اہل خانہ کی طرف سے کوئی بھی جوابی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ عمران اللہ کی والدہ

جواب..... آج کل کے آزاد ماحول میں آوارہ لڑکے بھولی بھالی شریف زادیوں کو مغرب زدہ محبت کے چند بولوں سے زیر کرکے اپنے دام تزویر میں پھانس لیتے ہیں اور ماں باپ سے چوری چھپے نکاح کرنے پر آمادہ کرلیتے ہیں اور یوں رازدارانہ طور پر نکاح کی کارروائی ہوجاتی ہے۔ یاد رہے اس طرح نکاح کی کارروائی شرعاً" کالعدم ہے اور یہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا کیونکہ ایسے جنسی طور طریقے اختیار کرنے والے آوارہ لڑکے شرعاً" فسق کے مرتکب ہیں۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ کوئی فاسق کسی ایسی لڑکی کا ہرگز جوڑ نہیں ہوسکتا جو یا تو بذات خود نیک سیرت شریف ہو (مگر محبت کے دھوکے میں آگئی ہو) یا اس کے والدین نیک عزت دار ہوں۔ چنانچہ غیر جوڑ میں کیا ہوا لڑکی کا یہ نکاح شرعاً" باطل ہے اس کے لئے طلاق کی بھی ضرورت نہیں اور نہ عدت ہی لازم ہے لڑکی کا دوسری جگہ عقد نکاح جائز ہے۔

(درمختار ص ۱۹۵ ج ا' بحرالرائق ص ۱۲۸ ج ۳)

## پرائز بانڈ

سوال..... ہمارے ملک میں انعامی بانڈز کا جو کاروبار ہو رہا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس میں حصہ لینا کیسا ہے؟

عبدالحفیظ ٹی نمبر ۸ جناح پارک رحیم یار خاں

جواب..... پرائز بانڈز کا مروجہ انعامی طریقہ کار جوا ہے اور اس سے انعام کی شکل میں حاصل شدہ بلاعوض منافع خالص سود ہے چنانچہ سود اور جوئے کا مجموعہ ہو کر حرام در حرام ہے۔

## وراثت سے محروم کرنا

سوال....... ایک شخص نے شادی کی جس سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں بعد ازاں اس شخص نے ایک دوسری بیوہ عورت سے نکاح کیا جس کے پہلے شوہر سے دو لڑکے تھے۔ مذکورہ شخص کا کاروبار تھا جس میں اس کے لڑکے شریک کار تھے اور دوسری بیوی کے جو دو لڑکے تھے وہ دونوں کمسن بچے تھے جب یہ کچھ بڑے ہوئے تو پڑھائی میں مصروف ہوگئے اور باقاعدہ کاروبار میں کام وغیرہ نہیں کرتے تھے جب چھٹی پر آتے تو کبھی کبھار کام کرلیتے اور ان کے اخراجات بھی اس کاروبار سے برداشت کئے جاتے۔ اور گھر میں پہلی بیوی گھر کا کام کاج کرتی اور دوسری بیوی سلائی کا کام کرتی رہتی جس کے اخراجات (دھاگہ بکرم بٹن وغیرہ) بھی اسی کاروبار سے ادا کئے جاتے۔

اب دوسری بیوی اپنی اولاد (یعنی وہ دو لڑکے جو اس کے پہلے شوہر سے تھے) کے لئے مذکورہ شخص کی جائیداد سے حق کا مطالبہ کرتی ہے جبکہ مذکورہ شخص نے کچھ جائیداد ان کے نام کر بھی دی ہے اور اب وہ ساری جائیداد سے اپنی اولاد کو محروم کرکے ان کے نام کرنا چاہتا ہے جبکہ اس شخص نے یہ ساری جائیداد اپنی اولاد کی شراکت سے حاصل کی ہے تو کیا اس صورت میں مذکورہ شخص اگر اپنی اولاد کو محروم کردے تو گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

جواب..... اگرچہ مالک اپنی مملوک میں بقائمی ہوش و حواس بہ حالت تندرستی ہر طرح کا جائز تصرف کرنے کا مجاز ہے لیکن بصورت مسئولہ چونکہ اس شخص کا اپنی بیوی کی اولاد کو کل جائیداد اس طرح ہبہ کرنا کہ اصل ورثاء محروم رہ جائیں قطعاً جائز نہیں بلکہ سراسر ظلم اور حق تلفی ہے یہاں تک کہ شریعت میں تو خود اولاد میں ہبۃ مساوات لازم ہے اور عدم مساوات ناجائز ہے الا یہ کہ کوئی وجہ شرعی عارض ہو چہ جائیکہ کسی غیر وارث کی وجہ سے اصل وارث کو محروم کرنا یہ تو سراسر قطع رحمی کے زمرے میں داخل ہے جس کی قرآن و احادیث میں سخت وعیدیں وارد ہیں بہرکیف ان صاحب کو چاہئے کہ اس طرح کی کارروائی سے اجتناب کریں اور ضرورت سے زیادہ بیوی کی اولاد کو ہبہ کرنے کی جسارت نہ کریں۔ ورنہ دنیا و آخرت میں اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۲۷، ۲۸

۷ تا ۱۳ رجب ۱۴۱۶ھ
بمطابق یکم تا ۷ دسمبر ۱۹۹۵ء

**سرپرست**
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

**مدیر اعلیٰ**
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

**مدیر مسئول**
عبدالرحمٰن باوا

**مجلس ادارت**
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

**مدیر**
حسین احمد نجیب

**سرکولیشن منیجر**
عبداللہ ملک

**قانونی مشیر**
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

**ٹائیٹل و تزئین**
ارشد دوست محمد

## اس شمارے میں

| | |
|---|---|
| اداریہ | ۴ |
| اسلام دشمن عناصر کا نیا حربہ | ۶ |
| مرزا قادیانی کی تحریریں۔ اخلاق کے آئینہ میں | ۱۰ |
| قادیانیت (نظم) | ۱۲ |
| علماء امت کے لئے لمحہ فکریہ | ۱۳ |
| مسلمان بھائیوں سے چند گزارشات | ۱۵ |
| قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ | ۱۸ |
| حضرت معاذؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں | ۲۱ |

**اندرون ملک چندہ**
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۸۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

**بیرون ملک چندہ**
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات وانڈیا ۵۰ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت — الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

**رابطہ دفتر**
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

**مرکزی دفتر**
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر عبدالرحمٰن باوا | طابع سید شاہد حسن | مطبع القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت ۱۰۳ بنوری ٹاؤن کراچی

اداریہ

# زاغوں کے تصرف میں عقابوں کا نشیمن!

قبل ازیں ہم صاف لفظوں میں اس اندیشے کا اظہار کر چکے ہیں کہ سیاسی بنیادوں پر دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں ریہرسل کے طور پر ہو رہی ہیں۔ عنقریب ان کارروائیوں کا ہدف اور نشانہ دینی حلقے بننے والے ہیں۔ ہمارا یہ اندیشہ کسی خیالی مفروضے پر مبنی نہیں ہے۔ امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے اعلان کے بعد راسخ العقیدہ مسلمانوں کو بنیاد پرست دہشت گرد قرار دے دیا گیا۔ پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نشریاتی توپوں کے دہانے کھول دیئے گئے۔ مسلمان ملکوں میں اسلام کی آواز دبانے کے لئے دین دشمن حکمرانوں کی پیٹھ ٹھونکی گئی۔ مصر اور الجزائر اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی میں نمایاں پوزیشن حاصل کر گئے۔ پاکستان میں نسوانی حکومت مسلط کر دی گئی۔ حکومت نے بنیاد پرستی کے مقابلے کے لئے فرنٹ لائن بننے کی خواہش کے ساتھ امریکی امداد کی اپیل بھی کر دی۔ امریکہ مختلف عنوانات سے مسلمانوں کو اسلام کے سایہ رحمت سے محروم کر دینے کا پروگرام لے کر موجودہ حکومت کا پشت پناہ بن کر میدان میں آگیا ہے۔ کراچی بندرگاہ کا بڑا حصہ امریکیوں کے حوالے کر دیا گیا۔ باجوڑ اور مالاکنڈ میں نفاذ شریعت کے مطالبے کو بربریت کے ذریعے کچل دیا گیا۔ دونوں علاقوں سے مسلمانوں کی بڑی تعداد افغانستان کے کیمپوں میں مہاجر ہو کر کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہے۔ علاقے کے باقی ماندہ مسلمانوں سے حلف نامہ پر کروایا جا رہا ہے۔ جس میں یہ عہد لیا جا رہا ہے کہ ہمارا تحریک نفاذ شریعت سے کوئی تعلق نہیں اور ہم اپنے دوستوں و رشتہ داروں کو اس تحریک میں شامل ہونے سے روکیں گے۔ ان علاقوں میں خوف و ہراس کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ لوگوں نے سیاہ عمامہ تک پہننا ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ جس کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ فوج میں اسلامی مزاج ختم کرنے کے تبلیغی کام سے وابستہ بہت سے افسروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کے بارے میں حکومت کی طرف سے متضاد موقف کا اظہار کیا گیا اور اب نئے احکامات پر عمل کا اعلان ہو رہا ہے۔ واقعات کا یہ تسلسل بڑے طوفان کی صاف نشاندہی کر رہا ہے۔

مصری سفارت خانے پر حملہ ہو گیا۔ ہر شخص حیران ہے کہ دارالحکومت میں تو وزارت داخلہ کے علم کے بغیر جانور بھی داخل نہیں ہو سکتے' دہشت گرد بے خوف و خطر بارودی ٹرک دوڑاتے ہوئے کیسے پہنچ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طے شدہ منصوبے کے مطابق فوراً دینی مدارس اور تبلیغی اجتماع کو مورد الزام قرار دیتے ہوئے وزیر داخلہ نے (جن کے قادیانی ہونے کی اطلاعات یقین کی صورت اختیار کر چکی ہیں) اپنے ریمارکس دیئے ہیں جنگ اخبار نے ان کو اپنے نرم ترین الفاظ میں اس طرح شائع کیا ہے۔

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ این جی اوز اسلامی یونیورسٹی اور مدرسے دہشت گردوں اور تخریب کاروں کے لئے پناہ گاہوں کا کام دے رہے ہیں کیونکہ ان میں آنے جانے پر کوئی روک ٹوک نہیں ہے پیر کو اپنے چیمبر میں اخبار نویسوں کے ایک گروپ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "میرے اختیار میں ہو تو اسلامی یونیورسٹی کو بند کر دوں"۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ تبلیغی اجتماع میں شرکت کر کے واپس جانے والے مصری شہریوں کو پوچھ گچھ کے لئے لاہور ایئرپورٹ پر روک لیا گیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہم اپنی سرزمین پر دہشت گردوں کو نہیں رہنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دس مصری باشندوں کو ان کی حکومت کی درخواست پر واپس بھجوایا تھا ہو سکتا ہے حلیہ واقعہ اس کا رد عمل ہو تاہم انہوں نے کہ کہ ان دہشت گردوں کا نشانہ پاکستان یا پاکستانی حکومت نہیں تھی۔ بلکہ مصری حکومت تھی۔ یہ واقعہ مصری سفارت خانے کی حدود میں ہوا اور اسے مصری سرزمین تصور کیا جاتا ہے۔ جہاں مصری قوانین لاگو ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مصر کے سفارت خانے نے اندرونی حفاظت کے لئے اپنے طور پر آٹھ افغان باشندے بطور سیکورٹی گارڈ بھی رکھے ہوئے تھے کیونکہ انٹرنل سیکورٹی ان کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے۔ انہوں نے اسلام آباد کے شہریوں پر واضح کیا کہ وہ محفوظ ہیں یہاں کوئی خطرہ نہیں' یہاں افغان جہاد کے دوران گھس آنے والے دہشت گرد ابھی تک سرگرم ہیں انہیں نکالنے کی کوشش کریں تو وہ وقتی طور پر سرحد پار کر کے افغانستان میں داخل ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے لئے یہاں این جی اوز اور مدرسے بھی پناہ گاہ کا کام دیتے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ غیر قانونی طور پر آئے ہوئے لوگوں کو جائیداد کون بیچتا ہے شناختی کارڈ بنوانے کے لئے تصدیق کون کرتا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ دنیا میں ہر دارالحکومت غیر محفوظ ہے تاہم انہوں نے کہا کہ ہم چوکس ہیں کسی کو خواہ مخواہ تنگ نہیں کریں گے جہاں اطلاع ملے گی وہاں کارروائی کریں گے۔

جنگ ۲۲ نومبر میں پنجاب اور سندھ سے گرفتاریوں کی خبر اس طرح شائع ہوئی ہے۔

لاہور (نمائندہ جنگ) وفاقی حکومت کی ہدایت پر پورے پنجاب میں وسیع پیمانے پر مذہبی رہنماؤں کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ سپاہ محمد پاکستان کے ۔ ۔ سے زائد عہدیداروں اور کارکنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے جبکہ لاہور پولیس نے بہاولپور میں پیپلز پارٹی کے ممبر قومی اسمبلی ریاض حسین پیرزادہ کے والد شاہ نواز پیرزادہ کے قتل کے الزام میں سپاہ صحابہ کے قومی اسمبلی کے رکن مولانا اعظم طارق' سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور جنرل سیکرٹری مولانا عبدالقیوم کو گرفتار کر لیا۔

بتایا گیا ہے کہ مولانا اعظم طارق اور مولانا ضیاء الرحمن فاروقی جنہ ہاؤس میں ایم پی اے شیخ حاکم کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ پولیس کی بھاری نفری جنہ ہاؤس میں داخل ہوئی اور کمرے کو گھیرے میں لے لیا اور بعد ازاں دونوں رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ سپاہ صحابہ کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالقیوم کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ہاوادی باغ میں اپنے مدرسے میں موجود تھے کہ رات پولیس نے چھاپہ مار کر انہیں بھی گرفتار کر لیا۔ سپاہ صحابہ خان گڑھ کے ڈپٹی سیکرٹری سیف الرحمن طارق نے دعویٰ کیا کہ اب تک ان کے ۵۵ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے تاہم پولیس نے ان کی گرفتاری کی تصدیق نہیں کی۔ چیچہ وطنی سے نامہ نگار کے مطابق سپاہ صحابہ اور دیگر مذہبی تنظیموں کے ۲۰ مذہبی رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا ان میں قمر سلطان کالیہ صدر سپاہ صحابہ تحصیل چیچہ وطنی' لطیف معاویہ' اشرف نیازی' شوکت قصاب' خالد گھرکی اور گل شیر شامل ہیں سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی نائب صدر مولانا عبداللہ خان نے پیر کی رات اپنی گرفتاری سے قبل "جنگ" سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سپاہ صحابہ کا کوئی لیڈر یا کارکن شاہنواز پیرزادہ کے قتل میں ملوث نہیں ہے آنے والا وقت ہمارے اس دعویٰ کی حقیقت کو ثابت کر دے گا مولانا عبداللہ خان نے کہا اگر ہم اپنے کارکن حافظ محمد یحییٰ کے قتل کا بدلہ لینا چاہتے تو میاں شاہنواز پیرزادہ کے خلاف نہ تو مقدمہ درج کراتے اور نہ ہی اس کیس کی کرائمز برانچ لاہور سے تفتیش کراتے۔ احمد پور شرقیہ سے نامہ نگار کے مطابق صدر مملکت اور وزیر اعظم کی ہدایات کی روشنی میں شاہنواز پیرزادہ کے قتل کی تفتیش کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے اور پولیس مولانا ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا اعظم طارق ایم این اے کو گرفتار کر کے حاصل پور لے آئی ہے۔ سپاہ صحابہ کے ان دونوں رہنماؤں پر الزام ہے کہ ان کی ایماء پر میاں شاہنواز پیرزادہ کو موت کے گھاٹ اتارا گیا ایس ایس پی بہاولپور فیاض لغاری کی سرکردگی میں پولیس کی خصوصی ٹیم قتل کیس کی تحقیقات کر رہی ہے جسے خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ احمد پور شرقیہ سے نامہ نگار کے مطابق وفاقی حکومت کی ہدایت پر پورے ملک سے سماج دشمن عناصر کے خلاف مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے مقامی پولیس نے سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی نائب صدر مولانا عبداللہ خان کو حراست میں لے لیا پولیس ذرائع نے بتایا ہے کہ انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور کے احکامات کی روشنی میں نیو سینٹرل جیل بہاولپور میں دو ماہ کے لئے تحفظ امن عامہ کے قانون کے تحت نظر بند کر دیا گیا کئی شہروں میں ان گرفتاریوں کے خوف سے سپاہ صحابہ اور دیگر جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکن روپوش ہو گئے۔ سپاہ محمد پاکستان کے مرکزی ترجمان نے مرکزی سیکرٹریٹ ٹھوکر نیاز بیگ سے جاری ہونے والے پریس ریلیز میں بتایا ہے کہ پورے پنجاب سے سپاہ محمد پاکستان کے ۲۰۰ سے زائد عہدیداروں اور کارکنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے ان میں لاہور سے سپریم کونسل کے رکن رائے افسر علی بھٹی اور دیگر شامل ہیں ترجمان نے بتایا کہ سپاہ محمد پاکستان کے سربراہ علامہ سید غلام رضا نقوی نے مرکزی کابینہ کا ہنگامی اجلاس فوری طور پر طلب کر لیا ہے جس میں آئندہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ پولیس نے جامعہ قاسمیہ لجپت نگر شاہدرہ پر پیر کی رات ڈیڑھ بجے چھاپہ مار کر جے یو آئی لاہور کے رہنما قاری نذیر احمد سمیت ۲۰ افراد کو گرفتار کر لیا افسران نے گرفتاری کی وجہ نہیں بتائی جے یو آئی کے ایک پریس ریلیز کے مطابق گرفتار ہونے والوں میں تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شرکت کرنے والے دوسرے شہروں کے مہمان بھی تھے۔

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی اور اندرون سندھ مختلف شہروں میں مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کی گرفتاریوں اور ان کے دفاتر سربمہر کرنے کی اطلاعات ملی ہیں' کراچی میں ایس ڈی ایم جمشید کوارٹر طارق نیازی سولجر بازار پولیس کے ہمراہ منگل کی شب سولجر بازار میں تحریک جعفریہ پاکستان سندھ کے دفتر کو سربمہر کر دیا' ایس ڈی ایم جب پولیس کے ہمراہ تحریک جعفریہ کے دفتر پہنچے تو دفتر بند تھا جس کے بعد ایس ڈی ایم نے دروازے پر لگے تالوں پر سیل لگا دی دریں اثناء علاقہ مجسٹریٹ کی نگرانی میں پولیس نے انچولی سوسائٹی ایف بی ایریا بلاک ۲۰ میں سپاہ محمد اور نارتھ کراچی سیکٹر الیون ای میں ناگن چورنگی پر مسجد صدیق اکبر میں قائم سپاہ صحابہ کے دفاتر کو بھی سربمہر کر دیا ہے۔ حیدر آباد میں سپاہ صحابہ کے علاقائی دفتر کو سربمہر کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ۲۵ سے زائد کارکنوں اور عہدیداروں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ایس ڈی ایم سٹی احسن محمود کاظمی کی سربراہی میں پولیس کی بھاری نفری نے منگل کو کالی موری میں واقع سپاہ صحابہ کے علاقائی دفتر کو سربمہر کر دیا۔ علاوہ ازیں پولیس نے لطیف آباد نمبر ۸' کالی موری' لیاقت کالونی اور غریب آباد کے علاقوں میں چھاپے مار کر سپاہ صحابہ کے ۲۵ سے زائد کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گرفتار کئے جانے والوں میں بعض عہدیدار بھی شامل ہیں۔

نواب شاہ سے نامہ نگار کے مطابق ضلعی انتظامیہ نے نواب شاہ سٹی اور موہنی بازار میں سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے دفاتر کو سیل کر دیا ہے۔ اس موقع پر پولیس کی بھاری جمعیت موجود تھی۔ دریں اثناء ڈگری سے نامہ نگار کے مطابق ڈگری پولیس نے مجسٹریٹ کی موجودگی میں منگل کو محمدی چوک پر واقع سپاہ صحابہ کے دفتر کو سیل کر دیا یہ اقدام ڈپٹی کمشنر ضلع میرپور خاص کی ہدایت پر کیا گیا۔ شہداد پور سے نامہ نگار کے مطابق ضلع سانگھڑ کے مختلف شہروں کھپرو' ٹنڈو آدم' شہداد پور اور سانگھڑ میں سپاہ صحابہ کے دفاتر سیل کر کے ان پر پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔ پیر اور منگل کی درمیانی شب پولیس نے ادارہ منہاج القرآن کے دفتر پر چھاپہ مار کر ادارہ کے صدر محمد شاہد قریشی' جمیل احمد' مناظر الدین قریشی' اور ندیم اختر کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا جبکہ پولیس نے جے یو آئی (ف) کے رہنما اور ایم این اے ۱۸۱ کے نامزد امیدوار غلام مرتضیٰ کھوسو کی گرفتاری کے لئے ان کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا لیکن پولیس انہیں گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔

**حکومت کے حلیف مذہبی رہنماؤں کی گرفتاری بھی ریہرسل کا اگلا مرحلہ ہے۔ وزیر اعظم بنیاد پرستوں کے خلاف بہت پہلے جنگ کا اعلان کر چکی ہیں۔ اس کے بعد اصل کھیل شروع ہونے والا ہے۔ مرزا طاہر کی ہدایات پر عمل پیرا وزیر داخلہ اس کھیل کا نگران مقرر ہے۔ بھیانک نتائج کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ سب کام امریکہ کی براہ راست نگرانی میں ہو رہے ہیں اس کا ایک ثبوت یہ خبر ہے۔**

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) ذمہ دار ذرائع کے مطابق امریکہ نے حکومت پاکستان کو انسداد دہشت گردی کے کام میں فوج کا تعاون حاصل کرنے کی تجویز دی ہے۔ انسداد دہشت گردی سے متعلق امریکی حکام نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان میں ایک میجر جنرل کی سربراہی میں انسداد منشیات کی ٹاسک فورس کا تجربہ کامیاب رہا ہے اسی طرز پر پاک فوج کے ایک میجر جنرل کی سربراہی میں انسداد دہشت گردی کے لئے الگ ادارہ قائم کیا جائے جس کی بنیادی ذمہ داریاں فوج کے حاضر سروس حکام کے سپرد کی جائیں۔ ذمہ دار ذرائع نے بتایا کہ امریکہ نے اس سلسلے میں مالی امداد تربیتی سہولتیں اور ساز و سامان فراہم کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے سفارتی ذرائع کے مطابق الگ ادارے کے لئے امریکی امداد کی راہ میں پریسلر ترمیم رکاوٹ نہیں بنے گی ذرائع نے بتایا کہ امریکی حکومت نے پاکستان میں انسداد منشیات کی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کے لئے میجر جنرل صلاح الدین ترمذی کی سربراہی میں سرگرم نارکوٹکس کنٹرول ٹاسک فورس کو چار ہیلی کاپٹر فراہم کرنے کے فیصلے کو حتمی شکل دے دی ہے انسداد دہشت گردی کے الگ ادارے کے قیام کی صورت میں اس ادارے کو بھی امریکہ کی طرف سے ہیلی کاپٹر اور دیگر ساز و سامان فراہم کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ اسلام آباد میں امریکی سیکورٹی حکام نے مصر کے سفارتخانے پر بم کے دھماکے کے بعد پاک فوج کے کلیئرنس آپریشن کی تعریف کی ہے امریکی سفارت خانے سے واشنگٹن ارسال کی گئی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سفارت خانے پر دھماکے کے بعد پاک فوج نے جس مستعدی کے ساتھ کلیئرنس آپریشن مکمل کیا اس سے ہم بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ پاک فوج کے جوانوں نے اپنی جانوں کو خطروں سے دوچار کر کے سفارت خانے کے علاقے میں ایک ایک انچ کا جائزہ لینے کے بعد اس امر کو یقینی بنایا کہ اس علاقے میں مزید بم نہیں ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ امریکہ کی انسداد منشیات سے متعلق ایک اعلیٰ شخصیت دسمبر میں پاکستان کا دورہ کرے گی۔

# اسلام دشمن عناصر کا نیا حربہ

## علماء سے اعضاء کی پیوند کاری میں اجتہاد کا مطالبہ

کچھ عرصہ سے اعضاء انسانی کی پیوندکاری کی بحث چھڑی ہوئی ہے۔ مختلف مضمون نگار اپنی آراء کا اظہار کررہے ہیں اور ہر ایک اپنی علمی پرواز کے مطابق اپنا نکتہ نظر بیان کررہا ہے لیکن ایک بدعت سیئہ اس قسم کے مباحث میں ہمارے مغرب زدہ طبقے میں رواج پاچکی ہے کہ ایسے مواقع پر علماء کرام کو ضرور مطعون کیا جاتا ہے انہیں وعظ و نصیحت کی جاتی ہے۔ اجتہاد کی راہیں دکھائی جاتی ہیں۔ "جدید تقاضوں سے نابلد" "اجتہادی صلاحیتوں سے کورے" "اندھے مقلد" "لکیر کے فقیر" اور اس قسم کے جملے گویا موجودہ دور کے روشن خیال کالم نگار اور وسیع النظر دانشوروں کی پہچان بن چکے ہیں۔ علماء کو ہمارے معاشرہ میں ایسا ملامتی کردار سمجھ لیا گیا ہے کہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے اور ہر طبقہ کے افراد انہیں "کوسنے دینے" کو اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ "چھلنی تو بولی ہی تھی چھاج بھی بولنے لگے" ہمارے سیاستدان "اسمبلی جیسے فورم پر دست و گریباں ہونے والے اور مخالفین کو ڈنڈا ڈولی کرکے ایوان سے باہر پھینکنے والے یا جوڈو کراٹے اور فری اسٹائل کے جوہر دکھاکر ہسپتال کے بستر پر پہنچانے والے مہربان بھی علماء کرام کو اختلافات ختم کرنے اور اجتہاد کرنے کا درس دینے اور فرقہ واریت سے تائب ہونے کا وعظ کہنے سے نہیں تھکتے! اگر بنظر حقیقت دیکھا جائے تو اختلافات یا فرقہ واریت میں سب سے گھناؤنا کردار "سیاستدانوں" یا "نوکر شاہی کے بادشاہ گروں" یا ان کا دست و بازو بننے والی ایجنسیوں کا ہوتا ہے مگر ہدف ملامت پھر بھی علماء ہی بنتے ہیں۔

ہمارے ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ اس

**از مفتی عتیق الرحمٰن فاضل مدینہ یونیورسٹی**

ملک میں روز اول ہی سے علماء کرام کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک روا رکھا گیا ہے۔ جس عالم دین کے نام کے ساتھ ڈاکٹر یا پی ایچ ڈی کا سابقہ یا لاحقہ نہ لگے اسے سرکاری زبان میں یا ہماری صحافت اور ذرائع ابلاغ میں عالم دین ہی شمار نہیں کیا جاتا کسی علمی ورکشاپ یا سرکاری سطح پر ہونے والی کانفرنس یا اجلاس میں یا کسی علمی موضوع پر قائم کی جانے والی کمیٹی میں دینی مدارس کے فضلاء و علماء کو نمائندگی دینا تو در کنار انہیں بحیثیت سامع شرکت کا دعوت نامہ دینے کے بھی روادار نہیں۔ بعض مواقع پر نیرنگی تقدیر سے شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ یا شیخ الاسلام جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی صاحب جیسے محقق اور نابغہ روزگار شخصیات کو کسی کمیٹی کی رکنیت ملی بھی تو سربراہی ایسے افراد کو دی گئی کہ علم و تحقیق اپنا سر پیٹ کر رہ گئے۔ فی الوقت پاکستان کے سب سے بڑے اسلامی تحقیقی اور مشاورتی ادارہ کی ہیت کذائی سب کے سامنے ہے اور اس کے موجودہ سربراہ کی اسمبلی کے بھرے اسٹیج پر رسوائی کو تو کوئی بھولا ہی نہیں ہوگا جبکہ ان کے سیاسی حریف نے کلمہ شریف صحیح سنادینے پر مستعفی ہوجانے کی پیش کش کی تھی اور وہ بیچارے اتنی جرات بھی نہ کرسکے کہ کلمہ شریف کو صحت الفاظ کے ساتھ سناکر اپنے ایسے حریف کو سیاسی موت سے ہمکنار کردیتے جسے بعد میں عدالت اور قانون کا جنازہ نکال کر پابند سلاسل کرنا پڑا۔ مگر اعتراض پھر بھی یہی ہے کہ علماء اجتہاد نہیں کرتے! آپ علماء کے جبہ و دستار اور ان کی گھنی داڑھی سے الرجک ہونے کی بجائے انہیں علمی مجالس میں مدعو کریں۔ انہیں اپنی قابل قدر تحقیقات پیش کرنے کا موقع فراہم کریں پھر بھی اگر ان کا کام سامنے نہ آئے تو آپ ہر قسم کے طعن و تشنیع کے تیر و نشتر سے انہیں چھلنی کرنے میں حق بجانب

ہوں گے۔ مگر کیا کیا جائے! ؟ان کی نظر میں علماء تو ہیں ہی ملامتی کردار۔ انہیں علمی اور تحقیقی مواقع پر نہیں بلکہ اعتراض و ملامت کے موقع پر ہی یاد کیا جائے گا!

انتقال اعضاء یا اعضاء انسانی کی پیوندکاری ایک ایسا موضوع ہے جس پر انتہائی سنجیدگی اور علمی انداز میں گفتگو کی ضرورت ہے کتاب و سنت کی صریح نصوص اس موضوع پر خاموش ہیں۔ زمانہ نزول قرآن میں طب نے اس قدر ترقی نہیں کی تھی کہ ایک شخص کے اعضاء دوسرے کے جسم کا حصہ بنادیئے جاتے۔ چاندی کی ناک کا تذکرہ ضرور ملتا ہے کہ ایک صحابی کسی جنگ میں اپنی ناک سے محروم ہوگئے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں "چاندی کی ناک" لگوانے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی مگر دھات سے کوئی عضو بناکر لگانا اور کسی شخص کے جسم کا عضو کاٹ کر کسی دوسرے شخص کے لگانا بہت مختلف ہے اور انہیں ایک دوسرے پر قیاس کرنا ایسا ہی ہے جیسے کنوئیں سے نکالنے اور کھجور سے اتارنے کو ایک دوسرے پر قیاس کرنا چونکہ کنوئیں سے رسی باندھ کر آدمی کو نکالا جاسکتا ہے تو کھجور پر چڑھے ہوئے کو بھی ٹانگ میں رسی باندھ کر کھینچ لیا جائے!

اس قسم کے موقع پر ہر دور میں فقہاء اسلام اور مجتہدین کرام نے اجتہاد سے کام لیا ہے اور کتاب و سنت سے اخذ کردہ اصولوں کی روشنی میں پیش آمدہ جدید مسائل کے احکام بیان کئے ہیں۔ اعضاء کی پیوندکاری کے موضوع پر بھی علماء کی دو قسم کی آراء ہمارے سامنے آئی ہیں۔

بعض لوگ جواز کے قائل ہیں اور بعض لوگ عدم جواز کے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اعضاء انسانی آنکھ کا قرنیہ' گردے یا دل وغیرہ ایک انسان کے جسم سے دوسرے انسان کے جسم میں منتقل کرنے میں طب جدید نے حیرت انگیز حد تک کامیابی حاصل کی ہے اور مجوزین کے خیال کے مطابق اس حیرت انگیز سائنسی کامیابی سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے۔ مگر کیا اس کا "حیرت انگیز" ہونا اس کے جواز کی دلیل بن سکتا ہے ؟ظاہر بات ہے کہ کوئی بھی صائب الرائے اور صاحب علم اسے دلیل کے طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا !جس جدید سائنس نے ہلاکت انسانی کے جو محیر العقول آلات ایجاد کرلئے ہیں ان کے استعمال کے جواز کا انکار ناممکن ہوکر رہ جائے گا!

ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ انسانی جان کا بچانا فرض ہے اور آپ کے گردہ' آنکھ یا دل سے اگر کسی دوسرے انسان کی زندگی بچ سکتی ہے یا اس کی مشکلات میں کمی آسکتی ہے تو اس پر اسلام کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟ خدمت خلق' انسانی ہمدردی اور انسانی جان کو بچانے کی کوشش یہ ایسے خوب صورت نعرے ہیں جنہیں اس مقصد کی خاطر استعمال کرکے اس عمل کے جواز کی راہ ہموار کی جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ غور کریں تو یہ کوئی دلیل نہیں بن سکتی !اس قسم کے نعروں سے آپ جذبات میں ہیجان پیدا کرسکتے ہیں دوسرے کو جذباتیت کی رو میں بہا کر اس کی آنکھیں یا گردے نکلواسکتے ہیں مگر ان خوبصورت نعروں کو دلیل قرار دینا علم و تحقیق کے ساتھ ایک ایسا مذاق ہوگا جس کی حمایت کسی بھی صاحب فہم و بصیرت سے متوقع نہیں ہوسکتی۔ علماء محققین نے کتاب و سنت کی روشنی میں قوی دلائل کے ساتھ اس کی مخالفت کی ہے اور اپنی رائے کو تین بنیادی اصولوں پر قائم کیا ہے۔

①......جسم انسانی کا احترام اور مرنے کے بعد بھی اسے ایذا رسانی اور تکلیف سے بچانا۔ یہی وجہ ہے کہ میت کے بال وغیرہ اکھاڑنے یا اس کے اعضاء ناک کان وغیرہ کاٹ کر مثلہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے "لاتمثلوا" کے واضح الفاظ سے اس فعل شنیع کی حرمت کو بیان فرمایا ہے۔ تو کیا میت کی آنکھیں نکالنا۔ پیٹ پھاڑ کر گردہ یا دل وغیرہ نکال لینا مثلہ کی تعریف میں نہیں آئے گا؟ یقینی بات ہے کہ یہ عمل احترام انسانی کے منافی' میت کے لئے ایذا رسانی کا ذریعہ اور مثلہ کرنے کے ذیل میں آتا ہے اس لئے ناجائز ہے۔

②......اعضا انسانی امانت خداوندی ہیں اور جائز استعمال کے لئے اللہ رب العزت نے بطور امانت عطاء فرمائے ہیں اور ان اعضاء کو مالک کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنا امانت میں خیانت ہے۔

③......عطیہ اعضاء اور پیوندکاری کا تصور عقیدہ آخرت کے منافی ہے۔ یہ تصور دراصل دیار غیر سے ہمارے ہاں در آیا ہے۔ جن اقوام نے یہ عمل شروع کیا وہ مرنے کے بعد نہ زندہ ہونے کے قائل ہیں اور نہ ہی آخرت اور قیامت کے کسی قسم کے عقیدہ کا تکلف ان لوگوں کو گوارا ہے۔ ہم نے بھی گوروں کی ہاں میں ہاں ملانے کو روشن خیالی اور جدید تقاضوں کے عین مطابق سمجھ کر اسی کی نقالی شروع کردی۔

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

اس سب کے پیچھے یہ تصور کارفرما ہے کہ مرنے کے بعد چونکہ میت کے لئے یہ اعضاء بیکار ہوجاتے ہیں اس لئے اگر کسی دوسرے شخص کو منتقل کردیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں بلکہ یہ ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ اسلام مرنے کے بعد زندہ ہونے کے بنیادی عقیدہ کو بڑی شد و مد سے بیان کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر مرحلہ پر اس عقیدہ کے استحضار اور اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ مرنے کے بعد انسان فنا نہیں ہوتا بلکہ حقیقی اور ابدی زندگی کے ابتدائی مرحلہ میں داخل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے "الناس نیام اذا ماتوا انتبهوا" لوگ سوئے ہوئے ہیں مرتے ہی بیدار ہوجاتے ہیں۔ تو درحقیقت اعضاء کی پیوندکاری کے جواز کی بات کرنا شعوری یا لاشعوری طور پر حیات بعدالممات کے عقیدہ کی نفی کرنا ہے۔ اور ایسی خطرناک بات کوئی عالم دین یا محقق تو کجا ایک عامی مسلمان بھی نہیں کرسکتا!

قرآن کریم میں فرمان الٰہی ہے: "ان السمع والبصر والفؤا دکل اولئک کان عنہ مسؤلا" "بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں باز پرس ہوگی" نیز فرمایا "تشہد علیہم سمعہم وابصارہم وجلودہم بماکانوایکسبون" "جو کچھ کرتے رہے اس کے بارے میں ان کے کان، آنکھیں اور کھال گواہی دیں گے۔"

کیا قارئین جواز اس بات کی وضاحت کرنا پسند کریں گے کہ پیوند زدہ اعضاء کو گواہی کے مراحل سے کتنی مرتبہ گزرنا پڑے گا؟ وہ ایک ہی شخص کے لئے جواب دہ ہوں گے یا جس جس شخص کے پیوندکاری کی گئی ہوگی باری باری ہر ایک کے لئے گواہی دیں گے۔

اگر مجوزین حضرات حیات بعدالممات کا پورا یقین رکھتے ہیں تو اعضاء کے عطیہ Donationکو موت کے ساتھ کیوں معلق کرتے ہیں؟! زندگی ہی میں منتقل کرنے کی ترغیب کیوں نہیں دیتے؟ بلکہ ذرا ہمت سے کام لیں اور ایک ایک آنکھ اور ایک ایک گردہ اپنی زندگی ہی میں کسی معذور و محتاج کو دے دیں کیونکہ آپ کا کام ایک آنکھ اور ایک گردہ سے بھی چلتا

ہے گا بلکہ اس طرح آپ کی نیک نامی اور خدمت خلق کے چرچے زبان زد عام ہوجائیں گے اور دوسروں کو ترغیب و تحریص زیادہ زور دار طریقہ سے ہوسکے گی۔

عملی طور پر بھی یہ نظریہ انسانی دنیا میں بہت بڑے فتنہ و فساد کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ ابھی تو معتدبہ اہل علم و فتویٰ نے اس کی اجازت نہیں دی اس کے باوجود ایسے ایسے واقعات رونما ہورہے ہیں جن سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ بچوں کا اغوا ہورہا ہے اور ان کے اعضاء نکال کر انہیں ہلاک کردیا جاتا ہے۔ ساؤتھ امریکہ میں تو خدمت خلق کا یہ کاروبار بام عروج پر ہے اور انسانی حقوق کا علمبردار امریکہ ایسے غصب کردہ اعضاء کی سب سے بڑی منڈی بنا ہوا ہے۔ انڈیا کے بعض ڈاکٹروں کے بارے میں تواتر سے یہ بات اخبارات میں آچکی ہے کہ دوران آپریشن وہ مریضوں کے گردے چوری کرلیتے ہیں۔

اگر مستقہ طور پر علماء اس کے جواز کا فیصلہ کردیں تو اس سے جو صورت حال پیدا ہوگی اس کا تصور ہی دل ہلادینے کے لئے کافی ہے۔ کلاشن کوف بردار کسی وقت بھی آپ کو اغواء کرکے آنکھوں اور گردوں سے محروم کرنے میں تاخیر نہیں کریں گے!

آپ تصور تو کریں! جس کی محبوب والدہ' چہیتی بیوی یا' اکلوتی اولاد گردہ یا دل کے عارضہ میں مبتلا ہوگی اور ڈاکٹر اسے یہ بتادے گا کہ کسی دوسرے کا "گردہ" یا "دل" اس کی زندگی بچاسکتا ہے تو اس کے حصول کے لئے آج کے دور میں وہ کیا کچھ نہیں کر گزرے گا؟ پھر تو دھونس اور طاقت یا قوت خرید پر زندگی کا دارومدار ہوجائے گا اور غریب و کمزور لوگ یا تو گردہ اور آنکھوں سے محروم ہوکر "موت و زیست" کی کشمکش میں مبتلا رہیں گے یا راہی ملک عدم ہونا ان کا مقدر ٹھہرے گا۔

آج تک تو "محبوب بے وفا" ہی دل لے جانے کے ملزم گردانے جاتے تھے مگر مستقبل میں یہ دل "حریف ناہنجار" کی دستبرد سے بھی محفوظ نہیں رہ سکے گا! وہ زمانے لد گئے جب مردار خور جانور ہی لاشوں کا انتظار کرنے میں بدنام تھے! اس ترقی یافتہ دور میں "پیوندکاری" کے خواہشمند بھی کیسی بے رحمی سے لاشوں کے منتظر رہنے لگیں گے؟ شاید "ایک آنکھ" کی خیرات یا "ایک گردہ" کی بھیک انہیں بھی مل جائے۔

آخر ایسی کون سی ضرورت ہے جس کے لئے "قانون ضرورت" کا سہارا لیا جارہا ہے؟ آپ کے تشریف لے جانے سے کوئی بھونچال نہیں آئے گا۔ نہ ہی آسمان و زمین کا نظام درہم برہم ہوگا۔

یہ چمن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں جانور اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑجائیں گے

"بہبود آبادی" کے خوب صورت نعرہ سے جنسی انارکی پھیلا کر نئے آنے والوں کی نسل کشی کرنا اور دنیا کی نعمتوں سے اکیلے لطف اندوز ہونے کی خواہش میں دوسروں کے اعضاء کی بیساکھیوں کے حصول کے لئے کتاب و سنت میں تحریف کرکے کٹ حجتی پر اتر آنا اور اعضاء انسانی کا بیوپاری بننا کسی بھی صورت میں خدمت انسانیت نہیں کہلاسکتا!

کم از کم اسپورٹس مین اسپرٹ ہی کا مظاہرہ کیجئے! اور آؤٹ ہوتے ہی کریز چھوڑ کر دوسروں کو موقع فراہم کیجئے!

●

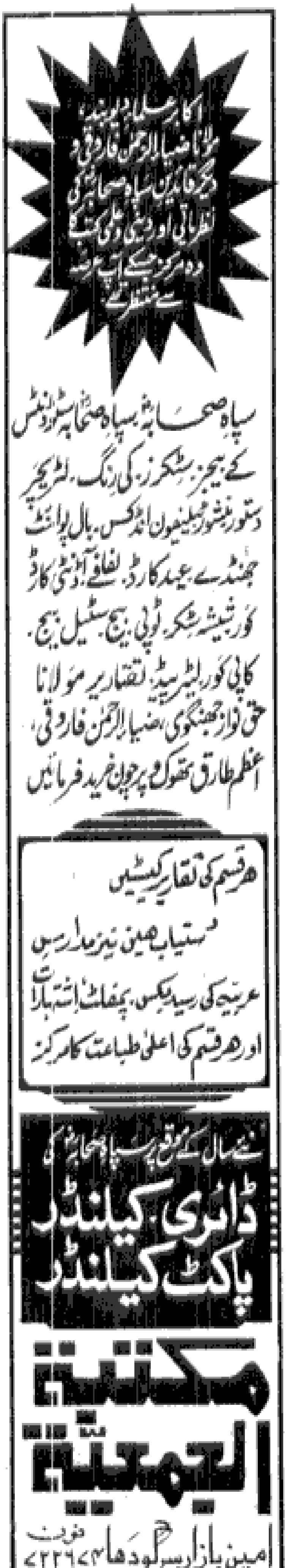

# مرزا قادیانی کی تحریریں
## اخلاق کے آئینہ میں

محمد اسلم دارالافتاء ختم نبوت کراچی

انیسویں صدی کے آخر میں انگریزوں کی پشت پناہی میں پہلے مسیح موعود پھر مہدی پھر نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کی اخلاقی حالت کا اندازہ اس کی تحریروں سے جو عیاں ہے اس کو دیکھ کر ایک شریف الطبع انسان ان کو نبی و مسیح تو کیا انسان بھی ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کی تحریروں میں مخالفین کے لئے غلیظ ترین گالیوں اور ہجویہ اشعار و کلمات کی اس قدر بھرمار ہے کہ سب کو جمع کیا جائے تو ضخیم کتاب مرتب ہو جائے۔

قرآن و حدیث سے نبی اور ولی کی شان یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کے متبعین اور متعلقین نہایت شیریں کلام، پاک زبان، عالی ظرف، فراخ حوصلہ اور دشمن نواز ہوتے ہیں وہ ترشی کا شیرینی سے بدگوئی کا پاکیزگی سے کم ظرفی کا عالی ظرفی سے حتیٰ کہ دشمنوں کے ظلم کا جواب خندہ پیشانی اور درگزر و عفو سے دیتے ہیں جس کا کامل نمونہ سیرت نبوی ﷺ میں موجود ہے۔ بد دعا کا جواب دعا سے تکبر کا جواب فروتنی سے دیتے ہیں ان کی زبان کبھی کسی کی دل آزاری و دشنام طرازی کے لئے استعمال نہیں ہوتی حتیٰ کہ ہمارے پیارے رسول رحمتہ للعالمین پر کوڑا پھینکا گیا جب ایک روز کوڑا نہ پھینکا گیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے وہ بڑھیا کہاں گئی جو مجھ پر کوڑا پھینکا کرتی تھی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے بس پھر کیا تھا اس کی تیمارداری و عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

طائف میں مشرکین نے پتھر برسائے لیکن فرشتوں نے جب عذاب الٰہی کا سوال کیا تو آپ رحمتہ للعالمین نے جواب میں فرمایا کہ شاید یہ نہیں ان کی اولاد ایمان لے آئے لہٰذا ان کو عذاب نہ دیا جائے۔

اسی طرح ایک مرتبہ صحابہ کرام نے بد دعا کے لئے کہا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں زحمت بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

اسی طرح صحابہؓ کی حالت تھی اور یہی انکساری عاجزی فروتنی آج ایک متبع سنت مسلمان میں نظر آتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔

عن ابی سعید الخدریؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء فی العذراء فی خدرھا۔ (شمائل ترمذی ص ۲۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی دس سال خدمت کی اس عرصہ میں آپ نے مجھے کبھی لفظ اف تک نہیں فرمایا اور یہ بھی نہ فرمایا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور کیوں نہیں کیا۔

عن انس بن مالک قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف قط و ما قال لشئی صنعتہ لم صنعتہ و لا لشئی ترکتہ لم ترکتہ (شمائل ترمذی ص ۲۵)

ایک مومن کو کن صفات سے متصف ہونا چاہئے ان میں سے بعض صفات کا تذکرہ اس طرح فرمایا کہ مومن نہ طعن و تشنیع کرنے والا ہوتا ہے۔ نہ لعنت بھیجنے والا ہوتا ہے نہ سخت گو نہ فحش کلام والا۔

لیس المومن بالطعان والا باللعان ولا الفاحش والا البذی۔ (رواہ الترمذی)

لیکن جب ہم مرزا صاحب کی اخلاقی حالت کو دیکھتے ہیں تو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے انہوں نے ایک ہی مقام پر اپنے ہم عصر اکابرین علماء و مشائخ کو (جو اسلامی ہندوستان کے جوہر اور عالم اسلام کے چیدہ چیدہ برگزیدہ بزرگ، عارف باللہ اور جید عالم تھے) اپنے ہجو و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے ان میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مولانا محمد حسین بٹالویؒ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ مولانا عبدالحق حقانیؒ مفتی عبداللہ ٹونکیؒ مولانا احمد علی سہارنپوریؒ مولانا احمد حسین امروہیؒ جیسے اکابرین ہیں ان کے لئے انہوں نے ذئاب، کلاب شیطان، لعین، شیطان اعمیٰ، غول اغویٰ اور شقی و ملعون کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

اسی طرح اپنے زمانے کے مشہور عالم اور شیخ طریقت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کی شان میں ایک ہجویہ قصیدہ لکھا ہے جس کے دو شعروں کا ترجمہ انہیں کے قلم سے حسب ذیل ہے۔

پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تم پر لعنت تو معلونوں کے سبب سے معلون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی اس فرومایہ نے کمینہ لوگوں کی طرح گالی کے ساتھ بات کی ہے اور ہر ایک آدمی خصومت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔

(اعجاز احمدی ص ۷۵ تا ۷۶)

یہاں پر مرزا صاحب کے طرز کلام کے چند مزید نمونے پیش خدمت کئے جاتے ہیں جس میں انہوں نے وارثین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے تحریر فرمایا ہے۔

اے بد ذات فرقہ مولویان تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔

اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا' وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔

(نور الحق ص ۱۲۱ تا ۱۳۰)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ

اے مردار خور مولویو اور گندی روحو! تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا

اے اندھیرے کے کیڑو! تم سچائی کی تیز شعاعوں کو کیونکر چھپاسکتے ہو۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ حاشیہ)

اسی تحریر میں لکھتے ہیں

مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے ہرگز نہیں کیوں کہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھارہے ہیں

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

یہ "آراء مقدسہ" کی مخالفین کے بارے میں تھیں جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مرزا صاحب کتنے بد زبان اور بدگو تھے اور ان کے اخلاق و ظرف کا دائرہ کتنا وسیع تھا! یاد رکھیں ایسا شخص مسیح و نبی تو در کنار ایک عام انسان بھی نہیں ہو سکتا جس کے اندر شرم و حیا کا مادہ ختم ہو جائے تو وہ حیوانیت پر اتر آتا ہے۔ خونخوار بھیڑیا بن جاتا ہے ہر وقت ایک ہی دھن ہوتی ہے کہ کسی طرح سے دوسروں کو تکلیف پہنچائیں اور اس فکر میں دن رات ایک کردیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان جیسے بد زبان بداخلاق بد کردار لوگوں سے کوسوں دور رکھے۔ اور وارثین انبیاء (علماء حق) کی دل سے عزت و عظمت کرنے کی توفیق کامل عطا فرمائے۔ (آمین)

## لگاتار فتنے

"حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے' ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا' ہم میں سے بعض خیمے لگا رہے تھے' بعض تیراندازی کی مشق کر رہے تھے' اچانک آنحضرت ﷺ کے موذن نے اعلان کیا کہ نماز تیار ہے' میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ میں ارشاد فرمار ہے تھے 'لوگو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے اس کا فرض تھا کہ اپنی امت کو وہ چیزیں بتلائے جسے وہ ان کے لیے بہتر سمجھتا ہے اور ان چیزوں سے ڈرائے جن کو ان کے لئے برا سمجھتا ہے۔ سنو! اس امت کی عافیت پہلے حصہ میں ہے اور امت کے پچھلے حصہ کو ایسے مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے' ایک فتنہ آئے گا پس مومن یہ سمجھے گا کہ یہ مجھے ہلاک کردے گا' پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا' تیسرا فتنہ آتا رہے گا اور مومن کو ہر فتنہ سے یہی خطرہ ہو گا کہ وہ اسے تباہ و برباد کردے گا' پس جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور وہ جنت میں داخل ہو' اس کی موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہی معاملہ برتے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس شخص نے کسی امام کی بیعت کرلی اور اسے عہد و پیمان دے دیا پھر اسے جہاں تک ممکن ہو اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے"۔

مفت مشورہ ﴿ پچکے گال پتلا کمزور جسم ۔ فون 690840 690850 کوڈ (041)

چہرے کے ڈنٹ، کمزور جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پرانے درد، نزلہ، کیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لئے۔

مردانہ زنانہ امراض گنجاپن، گرتے بال، دمہ، اٹھرا کے لئے

بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈپریشر، اٹھرا رحم، جگر، مثانہ کے لئے۔

پرانی خارش، چھپا کی خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ مثانہ کی پتھری کیلئے

چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے

پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ضرور ارسال کریں

پتہ حکیم بشیر احمد بشیر ® محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900 رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

Cinkara
سنکارا
صحت کا سرچشمہ
ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے
ہمدرد کا نصب العین تعمیر صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرے کے قیام کے لیے ہمدرد نے ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی، جب غذا میں عدم توازن اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوت مدافعت متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جسمانی توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، ہمدرد اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی فوراً حاصل کرنے کے لیے نباتی و معدنی مرکب سنکارا پیش کرتا ہے۔
سنکارا صحت بخش مجرب جڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔
ہر موسم میں ہر عمر کے لیے یکساں مفید سنکارا نباتی و معدنی مرکب — جو زندگی کو ایک ولولۂ تازہ عطا کرتا ہے
ہمدرد

# علماءِ اُمت کے لئے لمحۂ فکریہ

## دارالعلوم دیوبند کی طرف دعوتِ فکر

دور حاضر میں اسلامی اداروں اور دینی درس گاہوں کا ملک میں جس طرح سے جال پھیلا ہوا ہے وہ تاریخ کے کسی عہد میں نظر نہیں آتا اور بحمد اللہ اس میں روز بروز ترقی ہوتی جارہی ہے۔ آپ پورے ملک کا گھوم کر جائزہ لیں آپ کو ہر صوبہ اور صوبہ کے ہر ضلع اور ضلع کی اکثر بستیوں میں دینی مدارس و مکاتب ضرور ملیں گے اور ان میں ایک دو نہیں سینکڑوں مدرسے ایسے ملیں گے جن کا سالانہ بجٹ ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں ہوگا۔

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان درس گاہوں اور علمی تربیت گاہوں کے مفید اثرات ظاہر بھی ہو رہے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ پوری فراخ دلی سے ہمیں یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ ان دینی مدارس اور جامعات سے پورے طور پر مطلوبہ فوائد حاصل نہیں ہو رہے ہیں اور ملت کی تشکیل و تہذیب کے سلسلہ میں ان سے جو توقعات وابستہ ہیں وہ پوری نہیں ہو رہی ہیں' اور مسلم معاشرہ بے چین اور مضطرب ہے کہ اسے صحیح طور پر رہنمائی نہیں مل پارہی ہے۔ عقائد و اعمال کی دیواریں متزلزل ہوتی جارہی ہیں' اخلاق و کردار کی قدریں دم توڑتی جارہی ہیں اور شعوری و غیر شعوری طور پر امت اپنی ڈگر اور صحیح راستہ سے ہٹتی جارہی ہے۔

حالانکہ ماضی میں ہمارے اسلاف نے انہیں مدارس اور دینی تربیت گاہوں سے ملت کے بھٹکے ہوئے قافلے کو صحیح سمت پر لگانے کے ساتھ مدارس کے انہیں زاویوں میں بیٹھ کر باطل کا مقابلہ بھی کیا تھا اور اس موثر انداز سے کہ اسے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کردیا تھا ۱۸۵۷ء کے بعد کے حالات کا جائزہ لیجئے کس طرح غیر ملکی اور بدیسی تاجروں نے اپنے مکرو فریب اور سازشوں کے ذریعہ ملک پر قبضہ جمالینے کے بعد اسلامی ملی شعائر و علامات دینی عقائد و نظریات اور قومی روایات و تشخصات کو ختم کرنے کے لئے حکومتی سطح پر ایک طوفان برپا کر رکھا تھا اور ایسے حالات پیدا کردیئے تھے کہ صاف نظر آرہا تھا کہ اگر بروقت الحاد و لادینیت کے اس سیلاب بلاخیز کے آگے بند نہیں لگایا گیا تو ہمارے سارے ملی و دینی تشخصات خس و خاشاک کی طرح اس کی رو میں بہہ جائیں گے۔

بالآخر حضرات اکابر رحمہم اللہ رب قدیر کے اعتماد اور بھروسے پر اٹھے اور اس طوفان کے مقابلے میں دینی مدرسوں اور اسلامی تربیت گاہوں کی مستحکم اور مضبوط دیواریں کھڑی کردیں اور نہ صرف اس بند کے ذریعہ طوفان کے رخ کو موڑ دیا بلکہ انہیں درس گاہوں کے بوریہ نشین سپوتوں نے اپنے جوش عمل' جذبہ حریت' اصابت فکر دینی صلابت اور ایثار و قربانی سے ایک ایسا صالح انقلاب برپا کردیا کہ اسلامی تہذیب و ثقافت کے مرجھائے ہوئے گلستاں میں بہار تازہ آگئی اور پھر ایک دن وہ وقت بھی آیا کہ ہندوستان سے مسلمانوں اور ان کی تہذیب کو مٹادینے کا خواب دیکھنے والی قوم اپنی تمام تر قوت و شوکت اور حیلہ سازیوں کے باوجود ملک بدر ہونے پر مجبور ہوگئی۔

مقام حیرت و حسرت ہے کہ آج بھی وہی درس گاہیں ہیں' وہی ان کا نظام تعلیم و تربیت ہے' وہی قال اللہ و قال الرسول کی صدائے روح نواز ہے غرضیکہ بظاہر سب کچھ اسی منہاج اور ڈھرے پر موجود ہے۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ ان کے علمی و فکر سوتے خشک ہوگئے ہیں' ان کی کوکھیں بانجھ ہوگئی ہیں' مردم سازی کے ان کے سارے آلات زنگ خوردہ اور بیکار ہوگئے ہیں کہ ان سے اب نہ تو حضرت شیخ الہند جیسا مردم ساز قائد پیدا ہو رہا ہے اور نہ حکیم الامت مولانا تھانوی جیسا مصلح و مربی' نہ کوئی انور شاہ کشمیری جیسا محدث و محقق نظر آرہا ہے، اور نہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی جیسا مرد کامل مجاہد اور نہ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب جیسا ذہن ثاقب رکھنے والا مفتی دکھائی دے رہا ہے اور نہ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی جیسا سا مضطرب اور امت کے غم میں بے چین داعی۔ اس روح فرسا صورت حال کا شدید تقاضا ہے کہ قافلہ ملت کے حدی خواں حضرت، علماء کرام اور مصلحین امت سر جوڑ کر بیٹھیں اور صورت حال کا مکمل بالغ نظری اور سوز قلبی کے ساتھ جائزہ لیں اور اصلاح حال کے لئے ایسا طریق کار اور لائحہ عمل مرتب فرمائیں جس سے ہماری دینی درسگاہوں کی متاع گم شدہ پھر انہیں واپس مل جائے اور مردم سازی کے یہ کارخانے از سر نو چاق چوبند ہو کر رجال کار کی تیاری میں مصروف ہو جائیں۔

مقام شکر ہے کہ ہندوپاک کے علماء میں سے ایک طبقہ مدارس دینیہ کی اس زبوں حالی سے بے چین اور مضطرب نظر آرہا ہے اور حالات کی درستگی کی تدبیریں سوچ رہا ہے۔ جس پر یہ حضرات بجا طور پر تبریک و تہنیت کے مستحق ہیں لیکن اسی کے ساتھ اتنی گزارش بھی ہے کہ اس وقت تک حالات کی اصلاح کے لئے جتنی آوازیں بھی اٹھی ہیں وہ نصاب تعلیم تک محدود ہیں اگرچہ یہ بھی ایک، محتاج توجہ امر ہے اور اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ نصاب تعلیم کو اس کے

اصل منہاج و مقصد پر قائم رکھتے ہوئے حالات و اذہان کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے لیکن یہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ اس سے اہم تر معاملہ تربیت کا ہے علوم دینیہ کی تحصیل کرنے والوں سے جس تیزی کے ساتھ دینی مزاج اور ملت کے ساتھ شیفتگی کا جذبہ ختم ہو رہا ہے اس کے پیش نظر ضروری ہے کہ اس بات کی طرف پہلی فرصت میں غور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ وہ حضرات جو طلبہ کے معلم و مربی ہیں وہ مطلوبہ ریاضت و تقویٰ' اخلاص و اخلاق اور فہم و بصیرت کے معیار پر اتر رہے ہیں یا اس میں کمی اور نقص ہے پھر ان طلبہ کو دیکھا جائے جو ہمارے اداروں میں زیر تعلیم ہیں کہ کیا وہ طالب علمی کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں پھر دل سوزی کے ساتھ ایسا طریقہ اور راستہ بتایا جائے جس سے اساتذہ و طلبہ دونوں کا دینی و اخلاقی احساس بیدار ہو اس سلسلے میں ذمہ داران مدارس کو بھی اپنا احتساب کرنا ہو گا کہ آیا وہ اپنی ذمہ داریوں کو اسلامی دائرہ میں رہتے ہوئے نبا رہے ہیں یا نہیں غرضیکہ صرف نصاب تعلیم میں تغیر و تبدل سے مدارس کو صحیح طور پر فعال و متحرک نہیں بنایا جا سکتا بلکہ پورے نظام اور طریق کار پر غور کرنے کی ضرورت ہے' اس کے بغیر کسی مفید نتیجہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ اس لئے کہ نصاب کے سہل الحصول بنانے سے ممکن ہے کچھ علمی فائدہ ہو جائے لیکن دینی معاملہ میں جو کمی آئی ہے ظاہر ہے کہ یہ کمی نصاب کی تبدیلی سے نہیں پوری کی جا سکتی ہے بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ جب تک صحیح دینی جذبہ بیدار نہیں ہو گا علمی استعداد بھی پیدا ہونا مشکل ہے۔

مفکر' فلسفی' زاہد' مورخ' رہنما' عالم
ہماری درسگاہیں قوم کے معمار جنتی ہیں
مگر محروم ہو جاتی ہیں جب دین و دیانت سے
تو پھر یہ قوم و ملت کے لئے اک عار بنتی ہیں

## بقیہ: گزارشات

نہ کرنا چاہئے کہ اس سے دوستی کرکے اس کا ہمدرد اور محسن بنا۔ نامعلوم ایسے کتنے ہی نادان اس مغضوب کے جال میں پھنس چکے ہوں گے اور کتنوں کو ارتداد کی اندھی کوٹھڑی میں گرا دیا ہو گا۔

اب بھی وقت ہے کچھ سوچیں اور عقل کے ناخن لیں اور بزرگوں اور علماء حق کو تلاش کرکے ان سے رابطہ کریں اور جلد از جلد اپنی اصلاح کی فکر کرتے ہوئے کم از کم اپنی دنیا اور آخرت کی اچھی اور بری زندگی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا کچھ نہ کچھ علم ضرور حاصل کریں اور اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں خود بھی ایسے گمراہ لوگوں سے بچیں اور اپنے دوست و احباب کو بھی ان باطل فرقوں والے مغضوب لوگوں سے دور رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو تمام برائیوں سے بچائے اور اچھائیوں کو اپنانے اور ان تمام صفات حسنہ پر کامل انداز میں چلنے اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور تمام شعبوں کے عمل کو ہمارے لئے سہل بنادے اور صراط مستقیم پر چلاتے ہوئے ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت فرمائے اور جنت الفردوس میں عالی مقام عطا فرمائے۔ آمین


## تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

الحمدللہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی جلد سوم چھپ گئی ہے۔ صفحات 960 ۔ سفید کاغذ، کمپیوٹر کتابت، طباعت عمدہ، ٹائٹل چار رنگ، مجلد ان تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت ڈیڑھ صد روپے۔

- ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سانحہ ربوہ سے لے ستمبر فیصلہ قومی اسمبلی تک لحہ بہ لحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ۔
- سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں ملک گیر تحریک کی ملک کے ہر شہر و قصبہ سے رپورٹیں۔
- اہم شخصیات کے انٹرویوز
- اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی تمام خبریں۔ اداریے۔ رپورٹیں۔
- تاریخی اشتہارات۔ نظمیں۔ کتاب کا مکمل اشاریہ۔ و فہرست
- غرضیکہ تحریک ۱۹۷۴ء شروع ہونے سے مکمل کامیابی تک کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے کہ گویا پوری تحریک جن مراحل سے گزری ہے اس کا ایک ایک لمحہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔
- کتاب عالمی مجلس کے ہر دفتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ڈیڑھ صد روپے کا منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ وی۔ پی۔ ہر گز نہ ہوگی۔

## تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء

### قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی پہلی بار منظر عام پر

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا۔ حکومت نے قادیانی مقدمہ قومی اسمبلی کے سپرد کر دیا۔ مرزا ناصر قادیانی۔ صدر الدین لاہوری ہر دو مرزائی سربراہوں پر قومی اسمبلی میں تیرہ دن بحث ہوئی اٹارنی جنرل کی معرفت قومی اسمبلی کے ممبران نے قادیانیوں و لاہوری مرزائیوں پر جو سوالات کئے وہ اور مرزائیوں کی طرف سے جوابات مکمل مناظرہ کی رپورٹ مکمل تفصیلات پر مشتمل یہ کتاب آپ پڑھیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ قومی اسمبلی میں بیٹھے خود کاروائی دیکھ رہے ہیں۔

عمدہ کاغذ۔ اعلیٰ طباعت۔ چار رنگ کا ٹائٹل۔ خوبصورت جلد۔ صفحات ۳۸۴ قیمت یکصد روپے۔ عالمی مجلس کے ہر دفتر سے طلب فرمائیں۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:
ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

# مُسلمان بھائیوں سے چند گزارشات

سید زاہد حسین دارالافتاء ختم نبوت کراچی

ہمارے زمانہ میں نت نئے فتنے اٹھ رہے ہیں' ہر طرف فساد اور ہنگامہ برپا ہے اور مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ جس سے ہر شخص پریشان و مضطرب ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ علم دین سے ناآشنائی' بزرگوں اور علماء حق کی مجلسوں سے دور رہنا ہے ان بزرگوں سے اور اللہ والوں سے تعلق ہٹاکر غیروں کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا اور ان کے طور طریقے اپنانا اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی اور اس کے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات سے غفلت اور اس تعلیم محمدی کو جدید دور کی تعلیم کے مقابلے میں دقیانوسی سمجھ کر اس کی طرف رغبت کا نہ ہونا ہی گمراہی کی بڑی دلیل ہے۔ اس بےقدری اور غفلت کی وجہ سے خود بھی اس علم دین کو حاصل کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور جن حضرات علماء کرام اور بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے علوم دینیہ سے بہرہ ور فرمایا ہے یہ دینی معاملات میں بھی ان کی طرف رجوع کرنے کو غیر ضروری سمجھتے ہیں ہر شخص بزعم خود جو کچھ اپنی رائے اور خواہشات کی روشنی میں درست سمجھتا ہے اس پر نہ صرف عمل کرنے بلکہ دوسروں کو اس کی تبلیغ کے لئے تیار رہتا ہے۔

چنانچہ اس صورت حال کا نتیجہ شدید گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔ مسلمان اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لے اور خدا تعالیٰ کی صحیح بندگی کرنے والوں سے تعلق جوڑلے تکبر اور گمراہی کے راستہ سے ہٹ کر ذرا سوچے تو خود ہی یہ فیصلہ کرلے گا کہ اپنی زندگی کو صحیح رخ پر کیسے ڈالنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر کس طرح عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے سچے دین اسلام میں وہ آسانیاں پیدا کی ہیں کہ اگر اس دین پر صحیح انداز سے کوئی شخص بھی چلے تو سیدھا جنت ہی میں پہنچے گا۔ اس کے لئے اس مختصر سی دنیا کی زندگی میں کچھ وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اور اس کے نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات کے موافق گزارنا ہوگا تب جاکے ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی نصیب ہوگی۔

محسن انسانیت ﷺ (جو تمام مخلوق میں بلند و بالا ہے اور خدا تعالیٰ کے بعد جن کا نام گرامی کلمہ طیبہ میں لیا جاتا ہے) کی زندگی اور آپ کے بتائے ہوئے طریقہ پر اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی گزارنا ہمارے اس پیارے نبی ﷺ نے کتنا آسان کردیا۔ انہوں نے ہمیں وہ اصول بتائے کہ ان پر عمل کرکے دنیا و آخرت میں ہر طرح کی کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ اللہ پاک نے جتنے احکامات اپنے بندوں کو عطا فرمائے ہیں ان سب کا مقصد یہ ہے کہ انسان اچھی صفات سے مزین اور بری صفات سے پاک ہوجائے اور جو شخص ایک مرتبہ اپنے دل میں یہ پختہ عہد کرلے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرے گا تو یقیناً" وہ ساری اچھی صفات اس میں پیدا ہونا آسان ہوجائیں گی۔ مومن کی یہ صفات حسنہ جو خدا تعالیٰ کی اطاعت سے پیدا ہوتی ہیں بے شمار ہیں بزرگوں نے ایک خاص ترتیب سے ان کا انحصار یوں ذکر کیا ہے کہ یہ صفات حسنہ خاص طور سے زندگی کے پانچ شعبوں سے متعلق ہیں جو عقائد' عبادات' معاملات' معاشرت اور اخلاق پر مشتمل ہیں۔ اور جو ان کے برعکس ہیں وہ صفات قبیحہ ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کس نے ان میں سے کس پر عمل کیا اور کس کو چھوڑا؟ سب پر عمل کیا یا سب ہی کو چھوڑ دیا؟ کس کو عمل سے کیا فائدہ ہوا؟ کس کے ترک سے اس کو کیا نقصان ہوا؟ تجزیہ کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ بعض نے تو ان سب پر عمل کیا تو وہ نتیجتہ" کامل ولی بن گئے اور بعض نے کچھ پر عمل کیا تو ان کو کچھ نہ کچھ فائدہ تو پہنچا لیکن کامل درجہ کا نہیں جس کا ان کو نقصان یہ ہوسکتا ہے کہ آخرت میں ان کی گرفت ہوجائے۔ اور بعض لوگوں نے تو بالکل ہی تمام چیزوں کو چھوڑا ہوا ہے اب یا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوکر علی الاعلان اس کا اقرار بھی کرتے ہیں تو ان کے لئے تو ہمیشہ کے لئے جہنم ہی کا فیصلہ ہے اور جو مسلمان تو ہیں مگر ان کو اس بارے میں معلومات نہیں تو ان کو چاہئے کہ بزرگان دین اور علماء حق کی مجالس میں بیٹھیں اپنی اصلاح کروائیں اور ان چیزوں کی معلومات حاصل کریں۔

بعض حضرات نے تو صرف عقائد ہی پر تکیہ کیا اور یہ گمان کیا کہ اسلام کے عقائد پر ایمان لانا ہی نجات کا ذریعہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیت کو دیکھتا ہے اور وہ بڑا رحیم و کریم ہے اور بہت معاف کرنے والا ہے تو وہ اپنی رحمت کے سائے میں ہم کو بخش دے گا۔ تو ایسے لوگوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت قہار اور جبار بھی ہے اگر اس کا بھی

ستحضار رہے تو اعمال کی طرف ہی رغبت ہوگی
یونکہ خشیت الٰہی دل میں ہونے سے ہی انسان
لال کی طرف مائل ہوتا ہے۔ جن حضرات نے
قائد ہی پر تکیہ کیا۔ ان کی غلطی ان پر واضح ہو جائے
ی۔

بعض نے عقائد کے ساتھ عبادات کو بھی ملایا
لن یہ فرض عبادات تک ہی محدود رہے اور اپنے
یمان کو کامل سمجھا۔ چنانچہ اس سے جو نقصانات
امنے آئے وہ یہ کہ آپس کے جھگڑے بدعہدی
ھوکہ فریب اور دوسرے کا بے جا طریقہ سے حق
صب کرنے کی فکر میں ہے ان میں امانت داری
فقود ہو گئی اور وقت کی خیانت اور چوری عام ہو گئی۔
ا ہر یہ لوگ بہت عبادت گزار اور متقی معلوم ہوتے
ں لیکن حقیقت میں اپنی کم فہمی کی وجہ سے اسلام
ے تیسرے شعبے "معاملات" سے ناواقف ہیں۔
لانکہ ان تمام کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہے جو
ن سے معاف کروانے سے ہی معاف ہوتے ہیں۔
ر اس میں دوسروں سے معافی کی صورت بہت ہی
م پیش آتی ہے کیونکہ یہ تو اپنے آپ کو عابد و زاہد
ر متقی گمان کرتے ہیں تو ایسا ناقص ایمان ان کے
ئے وبال کا باعث بنتا ہے' جس سے خود ان کو اور ان
ے دوسروں کو ہمیشہ تکالیف ہی کا سامنا رہتا ہے۔
یونکہ یہ دین کے تیسرے شعبے یعنی معاملات سے
اشنا ہوتے ہیں۔

بعض تعلیم یافتہ حضرات نے عقائد و عبادات کے
تھ معاملات کو بھی اپنایا اور اس پر خلوص دل سے
ل بھی کیا۔ لیکن یہ نادان چوتھے شعبے یعنی
عاشرت کو اپنی عملی زندگی میں نہ لاسکے حالانکہ
رکار دو عالم ﷺ نے اس کو مومن کی بنیادی
نت قرار دیا ہے۔

اور یوں ارشاد فرمایا۔ "کہ مسلمان وہ ہے جس کی
بان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"
(الحدیث)

یہی وجہ ہے کہ اسلام کے نظام معاشرت کو تمام
احکام میں ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ہر
مسلمان کو چاہئے کہ اس کا دھیان رکھے کہ اس کے
کسی طریقہ' عمل یا قول سے کسی دوسرے مسلمان کو
کسی بھی قسم کی جسمانی یا روحانی تکلیف نہ پہنچے۔
کسی شخص کو تکلیف دہ باتیں کہنا کسی کی غیبت' چغلی
یا اس کے خلاف بدگمانی میں مبتلا ہونا اور کسی کے
عیوب کی جستجو کرنا یا کسی کی اجازت کے بغیر اس کی
خلوت میں مخل ہونا یہ سب وہ گناہ ہیں' جنہیں قرآن
کریم نے صریح الفاظ میں ممنوع قرار دیا ہے تو اس
شخص نے اس معاشرت والے شعبے کو ترک کیا جس
کے نتیجہ میں معاشرے میں ان برائیوں نے کتنے
خوبصورت اور آسان انداز میں جنم لیا کہ دوسرے
لوگ تو کیا خود اس کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس
غفلت سے قوم میں کس برائی نے جنم لیا اور مجھے
اس سے کیا نقصان پہنچا۔

بعض ایسے نادان ہیں کہ انہوں نے عقائد و
عبادات پر تو عمل کیا اور معاملات و معاشرت کی کچھ
سمجھ بوجھ حاصل کی اور کچھ تھوڑا بہت عمل بھی
کرتے تھے۔ لیکن اخلاقیات جیسے اہم شعبے کی طرف
التفات نہ ہوسکا۔ اور علم نہ ہونے کی وجہ سے عمل
بھی نہ ہوسکا یا علم تو تھا لیکن عمل کو معیوب جانا۔

حالانکہ حضور علیہ السلام نے اس کی بھی تعلیم
خوب اچھے انداز میں دی اور ارشاد فرمایا کہ "مکمل
ایمان ان ہی لوگوں کا ہے جو اچھے اخلاق والے ہوں
گے۔"

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
نے اس کی وضاحت میں بیان فرمایا کہ:

"خوش اخلاقی کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں تکبر
کے بجائے تواضع اور انکساری' بخل کے بجائے
سخاوت' بزدلی کے بجائے بہادری' سخت مزاجی کے
بجائے رحم دلی' جلد بازی کے بجائے تحمل' زبان
درازی کے بجائے خوش کلامی اور فحاشی کے بجائے
عفت و پاکیزگی پائی جائے۔ اس سے مل کر اس کی
باتیں سن کر اور اس کے کردار کو دیکھ کر دوسرے کو
انقباض کے بجائے فرحت حاصل ہو۔"

چنانچہ معلوم ہو گیا کہ جس شخص نے جتنے
شعبوں پر عمل کیا ہوگا تو اس کا ایمان اتنا ہی پختہ ہوگا
اور جس طرف سے کمی ہوگی تو اتنا ہی اس طرف سے
بگاڑ پیدا ہوگا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ تمام شعبے انسانی زندگی میں
کیونکر پیدا نہیں ہوتے یا ان سے اس کی دوری کا
سبب اصلی کیا ہے اور کس طرح مسلمان نادانی میں
ان سے دور ہوتا جاتا ہے۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں اپنے
اپنے ماحول سے پیدا ہوتی ہیں جیسے ایک حدیث میں
حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا۔ "الدین
یسر" کہ دین بہت آسان ہے۔ اور ایک دوسری
حدیث میں ارشاد ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن ۱۰ سٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۷۴۵۸۰۳

عنقریب ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ دین پر چلنا اتنا دشوار ہو جائے گا جیسے چنگاری کو ہتھیلی پر رکھنا" مقصد یہ ہے کہ چنگاری کو ہتھیلی پر رکھنا کتنا دشوار ہے؟ پس اس سے بھی زیادہ دشوار دین پر چلنا ہو جائے گا۔ اب دیکھئے کہ دین تو ہر وقت ایک ہی رہا ہے پھر ایک وقت میں تو کتنا آسان اور دوسرے وقت میں کتنا مشکل۔ یہ فرق کس لئے؟ یہ فرق ہے ماحول کے اچھا اور برا ہونے کا۔

چنانچہ دین آسان تب ہو گا جب دین کا ماحول ملے اور مشکل تب ہو گا جب برائی کا ماحول ملے اور یہ اچھا ماحول اس زمانہ میں صرف اور صرف اللہ والوں کی مجالس ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں اختلاف کے بڑھ جانے سے اللہ والوں کی شناخت کیسے ہو کہ سچے بزرگ اور علماء حق کون ہیں اور کس سے اپنی اصلاح کروائیں۔ اور کس کو مقتدا مانیں۔ اس کے لئے آپ کو نیت خالص کرنے کے ساتھ ساتھ سعی صادق بھی کرنی ہو گی اگر واقعی آپ اپنی اصلاح چاہتے ہیں اور برائی سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ایسے بزرگ تلاش کریں جن میں یہ تمام صفات حسنہ کلی طور پر موجود ہوں یا جزوی طور پر تو ہوں اور باقیوں کی وہ بھی سعی کرتے ہوں اور جن کے عقائد بھی خوب پختہ ہوں اور وہ عبادات میں بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں اور ان کے تمام معاملات عوام الناس سے اچھے ہوں اور جو معاشرت کا خصوصیت سے خیال رکھتے ہوں اور اپنے اخلاق کو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی سعی صادق میں ہمہ وقت لگے رہتے ہوں۔ اور بہت سے سمجھ دار لوگ اور علم دین کے طالب ان کی مجالس میں جائیں اور جب واپس آئیں تو ان کو نیکی کی طرف رغبت ہو تو آپ جب ان سے دریافت کریں تو وہ آپ کو نیکی کی دعوت دیں اس دعوت سے آپ بھی اس بزرگ یا عالم حق سے رابطہ کریں اور اپنے احوال سے ان کو آگاہ کریں تاکہ وہ آپ کو نیکی والے راستے پر چلنے کا حکم فرمائیں اور برائی سے روکیں اور ان تمام تعلیمات کا جو اسلام کے موافق ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی سنت کے موافق ہیں ان کا حکم دیں اور خود بھی اس پر صحیح طریقہ سے عمل پیرا ہوں تو آپ سمجھ لیں کہ یہی صحیح عالم باعمل اور مخلص ہے۔ اور ان سے مسلسل رابطہ رکھیں۔

اب بھی وقت ہے کہ جلد ایسے ماحول کو تلاش کریں "تلاش اگر سچی ہوتی ہے تو خدا بھی مل جاتا ہے" اگر اب بھی آپ نے اچھے ماحول کو نہیں اپنایا تو ضرور کوئی باطل دین والا شخص اپنے باطل عقائد سے آپ کو گمراہی کی طرف لے جائے گا کیونکہ آج کل آپ کو شاید اس بات کا اندازہ نہیں کہ مسلمانوں کے دشمن ہمارے اندر کس طرح کام کر رہے ہیں۔

ابھی چند روز قبل ایک بہت بڑے بزرگ نے مسلمانوں کی توجہ دلانے کے لئے اس طرح بیان فرمایا اور بتایا کہ خدارا اپنی فکر کرو اور اپنے اردگرد کے ماحول اور اپنے گھر والوں کا خیال کرو۔ کیونکہ اس وقت دشمن تمہارے اندر موجود ہے اور وہ پوری جان توڑ کوشش کر رہا ہے کہ یہ نادان مسلمان اپنے دین حق سے میری دعوت باطلہ کے ذریعہ ہٹ جائے اور گمراہ ہو جائے عوام الناس کا معاملہ تو ایک طرف' ہمارے ان مسلمان بھائیوں میں خواص کا یہ حال ہے کہ دنیاوی علوم میں ماہر ہیں کہ کوئی ڈاکٹر' انجینئر ہے' کوئی پی ایچ ڈی ہے' بڑے عہدوں پر فائز' خوب پڑھے لکھے دنیاوی علوم میں کچھ تجربہ بھی رکھتے ہیں لیکن دینی علوم سے ناآشنا اور اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہیں ان کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا احکامات ہیں اور ہمیں کس طرح اپنی زندگی سنت کے مطابق گزارنی چاہئے۔ بس اتنا ضرور معلوم ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن نہ عقائد کی خبر اور نہ دین کے دوسرے شعبوں سے کوئی واقفیت اور نہ ان کے بارے میں کوئی معلومات' عمل تو بہت دور کی بات ہے۔ اور یہ بھی کہ ہمارے ذمہ کس کے کیا حقوق ہیں اور ان کو کس طرح' کب اور کیسے ادا کرنا ہے کچھ خبر نہیں اور نہ ہی اس کے لئے کبھی کوشش کی حالانکہ ذرا سی کوشش سے ان کو معرفت حاصل ہو سکتی تھی جیسے شاعر نے کہا کہ:

ذرا ہمت کرے پھر کیا نہیں انسان کے بس میں
یہ ہے کم ہمتی جو بے بسی معلوم ہوتی ہے

اگر یہ نادان اپنے علوم دنیاوی میں پڑا رہے اور اسی کو سب کچھ جانے اور یہ کہے کہ یہ بھی مخلوق خدا کی خدمت ہے حالانکہ اس خدمت کی آڑ میں وہ دنیا میں ایسا لگا کہ کسی اور چیز کی طرف رغبت ہوتی ہی نہیں۔

اس کے برعکس باطل مذہب والا شخص ایک عام آدمی ہوتے ہوئے بھی اپنے باطل دین کی اتنی معلومات رکھتا ہے کہ میرے عقائد کیا ہیں اور میں کس طرح مسلمانوں کو کن کن دلائل کاذبہ سے گمراہ کروں یہ مغضوب اپنے باطل ہتھکنڈوں' جھوٹے اخلاق و آداب' اپنے قول و فعل کی ملمع سازی سے اپنی تحریرات باطلہ اور روپے پیسے کے لالچ یا کسی بھی انداز سے اس نادان کے مزاج کے موافق بن کر پہلے اس سے دوستی کرتا ہے پھر اس کو اپنا گرویدہ بنا کر آہستہ آہستہ اس کے دل میں اپنا مقام بناتے ہوئے اپنے باطل دین کے زہریلے تیر سے نہایت ہوشیاری کے انداز میں اس نادان پر وار کرتا ہے۔

اگرچہ یہ نادان مسلمان اپنے عقائد کی کچھ شدبد رکھتا ہے لیکن اس میں پختگی نہ ہونے کی وجہ سے اس کو یہ خبر بھی نہیں ہوتی کہ یہ میرا مشفق دوست و ہمدرد (مار آستین) ایک خاموش انداز میں اپنے باطل عقائد سے میرا ذہن بنا رہا ہے اور اپنا زہر قاتل میرے اندر بھی بھر رہا ہے جو مجھے ارتداد کی منزل کی طرف دھکیل رہا ہے۔ کاش یہ (دنیاوی علوم کا ماہر جو علوم دینیہ سے ناآشنا ہے) جانتا ہوتا۔ اور اپنی عقل سلیم سے کام لیتے ہوئے کچھ نہ کچھ دین کی صحیح معلومات حاصل کرتا تو کوئی اس کی طرف بڑھنے کی جرات بھی

باقی صفحہ ۳۰ پر

# قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

جن۔

پانچ افراد نے سرگودھا میں مظاہرین پر فائرنگ کی۔ انہیں سٹی پولیس نے زیر دفعہ ۳۰۷ معہ اسلحہ گرفتار کرلیا۔ تمام شہر میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ راولپنڈی شہر کے تمام بازار اور منڈیاں بند رہیں۔ کل صدر کے دوکاندار بھی احتجاج کررہے ہیں۔ شاہراہ پہلوی پر قادیانیوں کی نور مسجد اور ان کے دارالمطالعہ پر تقریباً" ڈیڑھ سو لڑکوں نے دھاوا بول دیا' اس کے لٹریچر اور فرنیچر کو آگ لگادی۔ لائل پور میں مکمل ہڑتال رہی۔ ایک زبردست ہجوم نے کئی ایک ٹکڑیوں میں بٹ کر مرزائیوں کی دوکانوں کا سامان نذر آتش کردیا۔ تمام کالجوں' اسکولوں اور زرعی یونیورسٹی کے طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ ہجوم نے مرزائیوں کی بعض بڑی بڑی دکانوں کو جلادیا۔ اکثر جگہ پولیس سے ٹکراؤ ہوا۔ بعض دکانیں مظاہرین نے لوٹ لیں۔ تمام شہر میں سیکورٹی پولیس اور ڈسٹرکٹ پولیس گشت کرتی رہی۔ مظاہرین اپنے احتجاج و اقدام میں مستعد' مشتعل رہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے عدالتوں کا بائیکاٹ کرنے اور احتجاجی جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا۔ تمام سیاسی' دینی اور قومی جماعتوں نے مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ کئے جانے کا مطالبہ دہرایا اور حکومت پر زور دیا کہ وہ انہیں خارج از اسلام قرار دینے کا دیرینہ مطالبہ فوری طور پر قبول کرلے۔ تمام جماعتوں کا ایک مشترکہ اجلاس کچہری بازار کی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مفتی زین العابدین' مولانا تاج محمود' مولانا طفیل احمد ضیاء' چوہدری صفدر علی رضوی اور ملک احمد سعید اعوان نے سانحہ ربوہ پر زبردست تقریریں کیں۔ اور مرزائیوں سے متعلق مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ پر صاد کیا۔ اس کے بعد ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ جو حبیب بینک کی بڑی بلڈنگ کے سامنے پرامن طور پر ختم ہوگیا۔ پولیس نے مظاہرہ کرنے کی بنا پر چالیس افراد کو حراست میں لے لیا جن میں زیادہ تر طلبہ ہیں۔ مرزائیوں کی بہت بڑی تعداد بھاگ کر ربوہ چلی گئی ہے۔ ضلع کے تمام بڑے قصبوں مثلاً" ٹوبہ ٹیک سنگھ' گوجرہ کمالیہ' سمندری' جڑانوالہ' چک جھمرہ وغیرہ میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ مرزائیوں کی دکانوں کے تجارتی سامان کو نقصان پہنچایا گیا۔ گوجرہ میں چوہان میڈیکل اسٹور' رفیق میڈیکل اسٹور' سگریٹوں کی ایجنسی اور کپڑے کی دوکان کو جلادیا گیا۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی۔ لیکن مظاہرین نے اپنا احتجاج جاری رکھا۔ جناح کالونی لائل پور میں مرزائیوں کی دو کوٹھیوں کو آگ لگادی گئی۔ پولیس نے اب تک پچاسی افراد کو گرفتار کیا ہے۔ اور کئی جگہ اشک آور گیس چھوڑ کر لاٹھی چارج کرچکی ہے۔ چک جھمرہ میں زبردست مظاہرے کئے گئے اس کی نواحی بستیوں میں احتجاج کا زور بندھا رہا اکثر جگہ مرزائیوں کی دکانوں اور مکانوں کا سامان لوٹ کر راکھ کردیا گیا مقامی مرزائی جماعت کے امیر کا جنرل اسٹور لوٹ کر آگ لگادی گئی۔ یہ آگ اتنی پھیلی کہ لائل پور سے فائر بریگیڈ نے پہنچ کر قابو پایا لیکن اس وقت تک پورا اسٹور اور دکان جل چکے تھے۔ ہجوم کو اس قدر غصہ تھا کہ مرزائیوں کے گھروں اور دکانوں کے دروازے' کھڑکیاں اور چھتیں تک اکھاڑ کر نذر آتش کردیں۔ علاقہ کے بجلی گھر' کا ایس۔ ڈی او مرزائی تھا۔ اس کے گھر پر حملہ کیا اور سامان نکال کر آگ لگادی۔ جڑانوالہ میں مکمل ہڑتال کی گئی' مطالبات کا اعادہ کیا گیا۔ رحیم یار خاں میں مکمل ہڑتال رہی اور ایک زبردست جلوس نکالا گیا۔ جھنگ میں جمعیت العلمائے اسلام کے زیر اہتمام احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ سارا شہر بند رہا۔ سانوالی میں مظاہرے ہوئے حتیٰ کہ طالبات نے بھی جلوس نکالا۔ تمام قصبے نے ہڑتال کی۔ خانیوال میں نوجوانوں اور طالب علموں نے زبردست مظاہرہ کیا اور بلاک نمبر ا میں واقع احمدیہ لائبریری کو آگ لگادی۔ ایک مرزائی عورت نے ہجوم پر فائرنگ کی۔ عوام نے پتھراؤ کیا۔ پولیس نے حالات کو بگڑنے سے بچالیا۔ شہر میں ہڑتال رہی۔ سیکوریٹی پولیس کے مسلح دستے گشت کررہے ہیں۔ کئی ایک نوجوانوں کے علاوہ طالب علم رہنما طارق جاوید کو گرفتار کرلیا گیا۔ کمالیہ میں دو میل لمبا جلوس نکالا اور پرامن مظاہروں کے بعد منتشر ہوگیا۔ ساہیوال میں بارہ بجے دوپہر سے مکمل ہڑتال ہے۔ تمام تنظیموں کے اجلاس میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے اور سانحہ ربوہ کی تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ چنیوٹ میں زبردست جلوس نکالا گیا۔ شاہ میڈیکوز کے قادیانی العقیدہ مالک کے مکان کی چھت سے جلوس پر شدید خشت باری کی گئی' جس سے ہجوم بے قابو ہوگیا' اور شہر میں مرزائیوں کی تمام دکانوں کو شاہ میڈیکوز سمیت نذر آتش کردیا۔ ایک قادیانی العقیدہ دندان ساز کے مکان سے جلوس پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی' جس سے متعدد طلباء زخمی ہوگئے۔ تین کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ شہر میں مکمل ہڑتال ہے جو کل بھی جاری رہے گی۔ گجرات میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اور مختلف دینی رہنماؤں نے زبردست ردعمل کا اظہار کیا۔ کئی ایک جلوس نکالے گئے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس سلسلے میں مسلمانوں کے مطالبات کو بلا تاخیر منظور کرے۔ ملتان میں انتظامیہ نے کالج کے ہوسٹل بند کرادیئے اور طلبہ کو فوری طور پر گھروں میں چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ تمام شہر میں ڈسٹرکٹ پولیس کے ہمراہ سیکوریٹی پولیس گشت کررہی ہے۔ پولیس نے چھ طالب علم

لیڈروں کے علاوہ کئی ایک افراد کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی اور ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کیا ہے۔ شہر میں ایک بجے دن سے مکمل ہڑتال ہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور سانحہ ربوہ کے حقیقی مجرموں پر مقدمے قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان نے سانحہ ربوہ کے پیش نظر حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں فوراً" اقلیت قرار دیا جائے۔ انہیں کلیدی آسامیوں سے سبکدوش کردیا جائے اور ربوہ اسٹیشن کے سانحہ کی تحقیقات اعلیٰ سطح پر ہو۔ مجرموں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ اس بحث میں چودہ ارکان نے حصہ لیا۔ علامہ رحمت اللہ ارشد اپوزیشن لیڈر نے نہایت شاندار الفاظ میں مرزائیت کا تجزیہ کیا۔ سید تابش الوری نے معرکہ آرا تقریر کی۔ ملک خداداد بندیال نے پرجوش خیالات کا اظہار کیا۔ حاجی محمد سیف اللہ نے مسلمانوں کے جذبات کی نمائندگی کی مخدوم زادہ حسن محمود نے بھی تائیدی تقریر کی۔ حافظ علی اسد اللہ نے اقرار کیا کہ مرزائی پاکستان میں عجمی اسرائیل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ میاں خورشید انور' چوہدری امان اللہ' خان زادہ خان محمد وغیرھم نے اپوزیشن کے دوسرے لیڈروں کی ہم نوائی میں تحریک ہائے التوا کی تائید کی۔ لیکن اسپیکر نے یہ کہہ کر اجازت نہ دی کہ مسئلہ عدالت میں پیش کردیا گیا ہے۔ اس پر حزب اختلاف کے ارکان نے کھڑے ہوکر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ آج پھر قادیانیت کے مسئلے کو ایک تحریک کی شکل دینے کے لئے دفتر چٹان لاہور میں مقامی علماء و زعماء کا ایک اہم اجلاس ہوا جس میں سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ اس میں اجلاس کو ایک وسیع شکل دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ گورنمنٹ کالج اسلامیہ کالج اور ایم اے او کالج کے طلبہ نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنا چاہی۔ تو پولیس والوں نے آنسو گیس چھوڑ کر انہیں منتشر کردیا۔

یونیورسٹی نیو کیمپس کے ہوسٹلوں میں سے قادیانی طلبا کو مسلمان طلبا نے نکال کر بھگادیا۔ لاہور کے تجارتی مراکز میں ہڑتال رہی اور نصف دن کے بعد تمام مارکیٹیں بند ہوگئیں۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج' فاطمہ جناح میڈیکل کالج' انجینئرنگ یونیورسٹی اور دوسرے تمام کالجوں کی اسٹوڈنٹس یونینوں نے ربوہ کی جارحیت کے خلاف احتجاج کیا اور قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ کئے جانے کا مطالبہ دہرایا۔ جمعہ کے روز تمام کالج احتجاجاً" بند رہے۔ تمام شہر میں مرزائیت کے خلاف غم و غصہ کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ تمام ہوسٹل بند کردیئے گئے۔ قادیانی طلبہ بھاگ گئے۔ پنجاب یونیورسٹی کو ماتحت کالجوں سمیت غیر معین عرصے کے لئے بند کردیا گیا کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ہوسٹل سے قادیانی طلبا کو نکال دیا اور ان کے بند کمروں سے سامان اٹھاکر نذر آتش کردیا گیا۔ سپیریئر سائنس کالج وحدت روڈ سے بھی مسلمان طلبہ نے قادیانی طلبہ کو فرار ہونے پر مجبور کردیا۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کے طلباء نے ایک مرزائی کی کار کو نذر آتش کردیا۔ فائر بریگیڈ نے آگ پر قابو پانا چاہا تو طلبہ نے خشت باری کی ایک کار جل کر راکھ ہوگئی۔ دو گھنٹے تک جی ٹی روڈ پر ٹریفک بند رہا۔ مسٹر جاوید ہاشمی سابق صدر پنجاب اسٹوڈنٹس یونین نے طلبہ کو پرامن رہنے اور احتجاج کو منظم کرنے کی تلقین کی۔ مسٹر رامے وزیر اعلیٰ پنجاب نے واقعہ ربوہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا۔ چیف جسٹس سردار محمد اقبال نے اس غرض سے مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا ہے۔ راقم نے مقامی زعماء کے ساتھ شہر کا دورہ کیا اور مسلمانوں کے جذبات سے آگاہی حاصل کی۔ تمام حلقہ خیال پر مشتمل مجلس عمل قائم کرنے کے لئے مولانا تاج محمود اور مولانا محمد شریف جالندھری کے مشورے سے ملک کے مختلف اکابر کو تار دیئے۔ راقم نے بعض قانونی گزارشات کے سلسلے میں جسٹس کے۔ ایم صمدانی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد اقبال سے ملاقات کی اور اس سلسلے میں انکوائری کے حدود معلوم کئے اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کی طرف سے تحقیقات میں تعاون کا یقین دلایا۔

**یکم جون:۔** مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی نے ۳۱ مئی کو تحقیقات کے دائرہ کار کا اعلان کیا۔ مسٹر حنیف رامے نے ایک بیان میں کہاکہ تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں واقعہ ربوہ کے کسی مجرم کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ایک بیان میں کہاکہ عوام تحقیقاتی رپورٹ کی اشاعت کا انتظار کریں۔ چوہدری ظہور الٰہی نے واقعہ ربوہ پر قومی اسمبلی میں تحریک التواء پیش کی۔ میاں طفیل محمد امیر جماعت نے ایک بیان میں کہاکہ مرزائیوں کو سیاسی جماعت قرار دے کر اس پر پابندی لگادی جائے۔ کیونکہ ان کی جماعت موجودہ حکومت اور ملک کی سالمیت کے خلاف سازش کررہی ہے۔ لاہور کی تمام مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور سانحہ ربوہ کے ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔ پیر پگاڑا شریف نے لاہور پہنچ کر مسلم لیگ لارنز سرکل کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہاکہ واقعہ ربوہ کے نتائج بہت خطرناک ہوسکتے ہیں۔ پولیس نے مسٹر جاوید ہاشمی کو اس "جرم" میں گرفتار کرلیا کہ انہوں نے مسلمان طلبا میں قادیانی طلبا کے خلاف اشتعال پیدا کیا اور ان کا سامان جلوادیا ہے۔ لائل پور کے حالات احتجاج کے عروج پر پہنچ گئے۔ تین سو پچپن اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہوگئے۔ آنسو گیس کا گولہ لگنے سے ایک شخص انتقال کرگیا۔ مسلمانوں نے زبردست احتجاجی جلوس نکالے کئی قادیانیوں کے مکان' دوکانیں اور پاورلومز وغیرہ جلادی گئیں۔ ایک احمدی مقبول احمد نے رضا آباد میں ایک شخص غلام محمد کو گولی چلاکر شہید کرڈالا۔ اس کی فائرنگ سے ایک عورت بھی شدید زخمی ہوگئی۔ لوگوں نے اس کے مکان پر بلہ بول کر سامان جلاڈالا۔ لائل پور کی گلشن

کالونی میں سفینہ پرنٹنگ ملز کے قادیانی العقیدہ مالکان کی خوبصورت کوٹھی کو نذر آتش کردیا گیا۔ ان کی کار کے علاوہ دوسرا سامان بھی پھک گیا۔ ایک اور قادیانی ظہور احمد کی کوٹھی جلادی گئی۔ اس کی کار کے علاوہ ہزاروں روپے کا سامان نذر آتش کیا گیا۔ اس نے مسلمانوں پر گولیاں برسائیں تھیں۔ غلام محمد آباد میں مرزائیوں کے متعدد مکان جلادیئے گئے۔ اور ان کا سامان آگ میں جھونک دیا گیا۔ تمام دن مرزائیوں کے مکانوں اور دکانوں کو لوگوں نے ان کی فائرنگ کے جواب میں ایندھن کی طرح پھونکا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے مرزائیت کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا۔ زرعی یونیورسٹی کے طلبا نے بھی مظاہرہ کرنا چاہا' لیکن پولیس نے لاٹھی چارج کرکے جلوس کو منتشر کردیا۔ عوام کے احتجاج و اضطراب اور غم و غصہ کا دریا ٹھاٹھیں مارتا رہا۔ ان میں زیادہ اشتعال اس سے پھیلا کہ مرزائیوں کے ہر گھر میں اسلحہ تھا اور وہ بے خوف ہوکر مسلمانوں پر فائرنگ کرتے تھے۔ شہر بے قابو ہوگیا' تو وزیراعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے نے آئی۔ جی پولیس کو حکم دیا کہ وہ لائل پور کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ بہاولپور میں مکمل ہڑتال رہی۔ زبردست احتجاج کیا گیا۔ ایک قادیانی العقیدہ شخص کے پٹرولیم سروس پر مشتعل ہجوم نے پتھراؤ کرکے مظاہرہ کیا۔ مسٹر فرید پراچہ صدر پنجاب یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین نے سرگودھا میں حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے اور مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ کردے! ورنہ طلبا تحریک چلانے پر مجبور ہوجائیں گے۔ شاہ کوٹ میں مکمل ہڑتال رہی۔ گجرات میں زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ شاہ کوٹ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ وزیر آباد میں زبردست مظاہرہ ہوا۔ میانوالی میں طلبا نے ہڑتال کی اور جلوس نکالا۔ شہر میں کشیدگی بڑھ گئی۔ پولیس گشت کررہی ہے۔ تمام ضلع کی تحصیلوں سے مرزائی دم دبا کر بھاگ رہے ہیں۔ رحیم یار خاں میں احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ ڈسٹرکٹ

مجسٹریٹ نے منتشر ہونے کا حکم دیا۔ عوام مشتعل ہوگئے۔ انہوں نے شاہی روڈ کے ایک قادیانی ہوٹل اور بجلی کی ایک دوکان پر خشت باری کی۔ پولیس نے آنسو گیس چھوڑی۔ ہجوم نے پان کی ایک دوکان کو آگ لگادی۔ پولیس نے جامع مسجد غلہ منڈی میں بھی گیس کے گولے چھوڑے۔ چند مظاہرین گرفتار کئے گئے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے واقعہ ربوہ پر شدید احتجاج کیا۔ بھکر میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ علاقے میں دفعہ ۱۴۴ لگادی گئی۔ گورنمنٹ کالج کے طلبا نے ایک پرامن جلوس نکالا۔ ایک زبردست جلسہ عام کیا گیا۔ چشتیاں میں طلبہ نے جلوس نکالا۔ انتظامیہ نے روکنا چاہا' نتیجہ پولیس اور طلباء میں مڈبھیڑ ہوئی۔ جو نصف گھنٹہ جاری رہی۔ آٹھ طلبا گرفتار کئے گئے اس پر باقی طلباء نے مورچہ لگادیا تو انہیں فوراً" رہا کردیا گیا مرزا غلام احمد کا پتلا جلایا گیا۔ شہر میں اگلے روز مکمل ہڑتال کی۔ عارف والا میں زبردست جلوس نکالا۔ ایک قادیانی ڈاکٹر خالد ہاشمی کی دکان پر بلہ بول دیا اور فرنیچر وغیرہ کو آگ لگادی۔ اگلے روز پھر جلوس نکالنے کا اعلان کیا گیا۔ پسرور میں مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ خانیوال میں احتجاج جاری ہے۔ ساہیوال میں نماز جمعہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ ٹاؤن ہال میں جلسہ ہوا۔ لوگوں نے اپنے مطالبات کا اعادہ کیا۔ چنیوٹ کی احمدیہ مسجد پر مسلمانوں نے قبضہ کرلیا۔ اس کا نام مسجد ختم نبوت رکھا۔ تمام شہریوں

نے وہیں نماز جمعہ ادا کی۔ تحریک طلباء اسلام کے مرکزی صدر ملک رب نواز نے دو گھنٹے تک تقریر کی' اس کے بعد ستر ہزار افراد پر مشتمل جلوس نکالا گیا۔

ڈپٹی کمشنر اور ایس پی جھنگ نے پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ ربوہ' لالیاں اور نشتر آباد کے اسٹیشن ماسٹروں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ حافظ آباد میں زبردست احتجاجی اجتماع ہوا اور ملحقہ قصبات میں عظیم مظاہرے کئے گئے۔ اکثر جگہ مرزائیوں کی مختلف دکانوں کو جلایا گیا۔ سیالکوٹ میں زبردست مظاہرے کئے گئے۔ ظہور الحق سینیٹر کو بعض افراد نے چاقوؤں سے زخمی کرنا چاہا۔ اس کے دفتر کو آگ لگادی۔ حافظ آباد اور گوجرانوالہ کے مابین ٹریفک معطل ہوگیا۔ عوام نے احمدی مسجد گوجرانوالہ کا محاصرہ توڑنے سے انکار کردیا کہ اس مسجد سے مرزائیوں نے مسلمانوں کے جلوس پر پتھراؤ کیا تھا۔ تمام مساجد سے احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ پولیس نے لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی۔ یکم جون کو مکمل ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ رات گئے گوجرانوالہ کے حالات بے قابو ہوگئے۔ مرزائیوں کی آٹھ دوکانیں اور پانچ مکان جلادیئے گئے۔ اس خرابی کا باعث خود قادیانی تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کے پرامن جلوس پر پتھراؤ کرکے ابتدا کی۔ گوجرانوالہ کے حالات قابو سے باہر ہوگئے۔


عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۵۵۷۳۰ -

حافظ سعید احمد اسعد

# حضرت معاذؓ کو
# آنحضرت ﷺ کی نصیحتیں

حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے کیا۔ صحابہ کرام وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کو سرکار دو عالم فخر رسل' سید البشر ﷺ کی رفاقت و صحبت نصیب ہوئی اس رفاقت اور صحبت کی بدولت یہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا ساری مخلوق سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ صحابہ کرام کی جماعت ہی وہ مقدس گروہ ہے جن کے ذریعہ دین محمد ﷺ بعد کی امت تک پہنچا حضرت نبی کریم ﷺ دین اسلام قرآن کریم اور احکامات الٰہیہ انہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سپرد کر کے دنیا سے رحلت فرماگئے۔ ان حضرات کے فضائل' مناقب قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بکثرت موجود ہیں انہی کے زمانے کو خیر القرون کا زمانہ اور انہی کے راستے کو صراط مستقیم فرمایا گیا ہے ان کی خوش بختی تھی کہ ان کے درمیان بذات خود امام الانبیاء ﷺ موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی گواہی خود دی اور انہیں کے ایمان کو معیار حق قرار دیا فرمایا آمنوا کما آمن الناس۔ ایمان کی دولت ان کے نزدیک دنیا کی ہرچیز سے زیادہ عزیز تھی اللہ تعالیٰ نے کفر' نفاق اور گناہوں کی نفرت ان کے دل میں پیدا فرمادی تھی اور اللہ کے فضل و انعام کی ان پر خاص بارش تھی۔

انہی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم میں سے ایک جلیل القدر شخصیت حضرت معاذؓ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ کی ہے حضور ﷺ کی تعلیم و تربیت سے علوم نبوت کے ماہر اور مسائل شرعیہ سے خوب واقف تھے قرآن کریم کے حافظ اور محبوب بارگاہ رسالت تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوکر میدان جہاد میں حصہ لیا۔ حضرت معاذؓ کو جب حضور ﷺ نے یمن کا حاکم بناکر بھیجا تو یمن والوں کو لکھا میں نے تمہارے لئے اپنا بہترین آدمی بھیجا ہے۔ حضرت معاذؓ جانے لگے تو حضور اکرم ﷺ نے انہیں بطور خاص نصیحت فرمائی کہ اخلاص کا خاص خیال رکھنا' کیونکہ اخلاص کے ساتھ کیا ہوا معمولی عمل بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات مقدس میں ہی انہیں قوم کا امام بنادیا تھا اور ان کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معاذ قیامت کے دن تمام علماء سے آگے ہونگے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کی طرح حدیث بیان فرماتے ہوئے حضور ﷺ کو "میرے خلیل" کہہ کر خطاب کرتے حضور ﷺ بھی ان کو اپنا خاص رفیق و مددگار جانتے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث میں سے چند یہ ہیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا "یا رسول اللہ' ایمان کا سب سے افضل رکن کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" تم صرف اللہ ہی کے لئے محبت کرو اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دشمنی رکھو اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے استعمال کرو' حضرت معاذؓ نے عرض کیا اس کے بعد کیا کروں آپ نے ارشاد فرمایا دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ مجھے دس باتوں کی نصیحت فرمائی۔

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اگرچہ تم کو قتل کردیا جائے۔

۲۔ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو۔ اگرچہ وہ تم کو حکم دیں کہ اپنے اہل و عیال اور مال و منال چھوڑ کے نکل جاؤ۔

۳۔ کبھی ایک فرض نماز بھی قصداً" نہ چھوڑو کیونکہ جس نے ایک فرض نماز قصداً" چھوڑدی اس کے لیے اللہ کا عہد اور ذمہ نہیں رہا۔

۴۔ ہرگز کبھی شراب نہ پیو کیونکہ شراب نوشی سارے فواحش کی جڑ اور بنیاد ہے (اسی لیے اس کو ام الخبائث کہا گیا ہے)

۵۔ ہرگناہ سے بچو کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے۔

۶۔ جہاد کے معرکے سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو اگرچہ کشتوں کے پشتے لگ رہے ہوں۔

۷۔ اور جب تم کسی جگہ لوگوں کے ساتھ رہتے ہو اور وہاں کسی وبائی مرض کی وجہ سے موت کا بازار گرم ہوجائے تو تم وہیں جمے رہو (جان بچانے کے خیال سے وہاں سے مت بھاگو)

۸۔ اور اپنے اہل و عیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو (نہ بخل سے کام لو کہ پیسہ پاس ہوتے ہوئے ان کو تکلیف ہو اور نہ خرچ کرنے میں اپنی حیثیت سے آگے بڑھو)

۹۔ اور ادب دینے کے لیے ان پر (حسب

ضرورت و موقع) سختی بھی کیا کرو۔

۱۰۔ اور ان کو اللہ سے ڈرایا بھی کرو۔

(معارف الحدیث)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور امیر وقت کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ حاکم غلام و حبشی کیوں نہ ہوں تم میں جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا عنقریب وہ اختلاف کثیر کو دیکھے گا پس ایسے وقت تم لوگ میرے رشد و ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑنا اور ان کے طریقہ کو خوب مضبوط بلکہ دانتوں سے پکڑنا بدعات سے بچتے رہنا کیونکہ ہر جدید امر دین میں کم یا زیادہ کرنا جس کی کوئی سند شرعی نہ ہو) بدعت دین ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(مشکوۃ معارف الحدیث)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتادیجئے جس کی وجہ سے میں سیدھا جنت میں پہنچ جاؤں اور دوزخ سے دور کردیا جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا' تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے لیکن (بڑی اور بھاری ہونے کے باوجود) وہ اس بندے کے لیے آسان ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کردے (اور توفیق دے) لو سنو!

سب سے مقدم بات تو یہ ہے کہ دین کے ان بنیادی مطالبوں کو فکر اور اہتمام سے ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اچھے طریقے اور دل کی توجہ کے ساتھ نماز ادا کیا کرو۔ اور زکوۃ دیا کرو۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھا کرو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے بھی بتادوں؟۔(گویا جو کچھ آپ نے بتلایا یہ تو اسلام کے ارکان اور فرائض تھے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا تم چاہو تو تمہیں خیر کے اور دروازے بتلاؤں غالباً" اس سے آپ ﷺ کی مراد نفل عبادات تھیں چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طلب دیکھ کر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا روزہ (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے بچانے والی) سپر اور ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو (اور گناہ سے پیدا ہونے والی آگ یعنی دوزخ کی آگ کو) اس طرح بجھاتا ہے۔ جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیانی حصے کی نماز (یعنی تہجد کی نماز کا بھی یہی حال ہے اور ابواب خیر میں اس کا خاص الخاص مقام ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے (تہجد اور صدقہ کی فضیلت کے سلسلہ میں) سورۃ سجدہ کی یہ آیت پڑھی۔

ترجمہ۔ شب کو ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں (نماز یا دیگر اذکار کے لیے) اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو (ثواب کی) امید اور (عذاب کے) خوف سے پکارتے ہیں۔ اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی کو خبر نہیں کہ کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لیے خزانہ غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے اعمال (نیک) کا صلہ ملا ہے۔

(السجدۃ آیت نمبر۱۶۔۱۷)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں معاملہ کا (یعنی دین کا) سر اور اس کا عمود یعنی ستون اور اس کی بلند چوٹی بتادوں؟ (معاذ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا حضرت! ضرور بتاویں آپ نے فرمایا دین کا سر اسلام (یعنی ایمان) ہے۔ اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند چوٹی جہاد ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز بھی بتادوں جس پر گویا ان سب کا دارومدار ہے اور جس کے بغیر یہ سب ہیچ اور بے وزن ہیں۔ معاذؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضرت وہ چیز بھی ضرور بتلادیجئے پس آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس کو روکو یعنی اپنی زبان قابو میں رکھو۔ یہ چلنے میں بیباک اور بے احتیاط نہ ہو؟ معاذؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا حضرت ہم جو باتیں کرتے ہیں۔ کیا ان پر بھی ہم سے مواخذہ ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذؓ تجھے تیری ماں نہ جنتی (عربی محاورہ کے مطابق یہاں یہ پیار کا کلمہ ہے) آدمیوں کو دوزخ میں ان کے منہ کے بل یا فرمایا کہ ان کی ناکوں کے بل (زیادہ تر) ان کی زبانوں کی بیباکانہ باتیں ہی ڈلوائیں گی۔ (معارف الحدیث)

○

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
ستارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۴۳۵۰۸۰

ایسا ہی پوری کرے گا جیسا کہ ... [illegible] ... اصل مدعا تو نفس الہام ہے۔ اور
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Ref. No. 12
Zamimah Anjam-e-Atham, p.54.

۴۲۸

انّ السلام حل متقیا بہٗ [illegible] میں ہوا تھا اس میں صریح شرط توبہ کی موجود تھی۔ اور الہام کی عبارت [illegible]
[illegible] عذاب نازل کیا تو شرطی پیشگوئی [illegible]
خوف کے وقت [illegible] یہ اعتراض کیسی بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا
ہے [illegible] آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔ مگر یہ بیکار [illegible]
[illegible] کی طرف رُخ نہیں کرتی۔

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جُز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے
بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا
کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں
سکتا۔ اس کی سنتوں اور طریقوں کا تم میں علم نہیں رہا۔ اس لئے تمہیں یہ ابتلا پیش آیا۔

براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔
جو اسوقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے۔
یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔
یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا۔ اور تین نام اس
عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز
کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا
کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی۔ اور نیز اس وقت مریم کی طرح کئی
ابتلا پیش آئے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدظنی کا ابتلا پیش آیا۔
اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے۔ اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ اور یہ لفظ احمد اس
بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا بھید
اسوقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ
جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔

۵۴

Ref. No. 13
Zamimah Braheen-e-Ahmadia, Part 5, pp.92-93,
Roohani Khazain, Vol. 21, p.253.

ضمیمہ براہین احمدیہ ۲۵۳ حصہ پنجم

یعنی کافر پوچھتے ہیں کہ یہ دعویٰ پورا کب ہوگا اگر تم سچے ہو تو تاریخ عذاب بتاؤ۔ انکو کہہ دے
مجھے کوئی تاریخ معلوم نہیں یہ علم خدا کو ہے۔ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ اور پھر کافروں
نے کئی دفعہ عذاب کی تاریخ پوچھی تو ان کو یہ جواب ملا قل ان ادری اقریب ما توعدون
یعنی ان کو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کہ عذاب قریب ہے یا دُور ہے۔ اب اے سُننے والو!
یاد رکھو کہ یہ بات سچ ہے اور بالکل سچ ہے اور اس کے ماننے کے بغیر چارہ نہیں کہ خدا کی
پیشگوئیاں کبھی ظاہر پر پوری ہوتی ہیں اور کبھی استعارہ کے رنگ میں۔ پس کسی نبی یا رسول
کو یہ حوصلہ نہیں کہ ہر جگہ اور ہر پیشگوئی میں یہ دعویٰ کردے کہ اس طور پر یہ پیشگوئی پوری
ہوگی۔ ہاں البتہ جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں اس امر کا دعویٰ کرنا نبی کا حق ہے کہ وہ پیشگوئی
جس کو وہ بیان کرتا ہے خارق عادت ہے یا انسانی علم سے وراء الورا ہے۔ اگر پنجاب
میں ہر صدی میں بھی ایسا زلزلہ آجایا کرتا جیسا کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تو اس صورت
میں بھی یہ پیشگوئی کچھ بھی چیز نہ ہوتی۔ کیونکہ تمام لوگ اس بات کے کہنے کا حق رکھتے
تھے کہ ہمیشہ پنجاب میں ایسے زلزلے آتے ہیں یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ لیکن جبکہ
گذشتہ زلزلہ اس خارق عادت طور سے ظاہر ہوا جس خارق عادت طور سے پیشگوئی نے
بیان کیا تھا تو پھر سب اعتراض فضول ہوگئے۔ ایسا ہی آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیشگوئی
۹۳ کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اسکا
ظہور نہ ہوا تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جسکا
نام اس نے زلزلہ رکھا ہے نمونہ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا۔
اس میں کچھ شک نہیں کہ اس آئندہ کی پیشگوئی میں بھی پہلی پیشگوئی کی طرح بار بار زلزلہ
کا لفظ ہی آیا ہے اور کوئی لفظ نہیں آیا۔ اور ظاہری معنوں کا بہ نسبت تاویلی معنوں کے
زیادہ حق ہے۔ لیکن جیسا کہ تمام انبیاء ادب ربوبیت اور ادب وسعتِ علم باری
ملحوظ رکھتے رہے ہیں اسی ادب کے لحاظ سے اور سنت اللہ کو مدنظر رکھ کر یہ

Ref. No. 14
Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 3, pp.541-542.

۵۴۱

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی دشمنی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے
ہیں کہ ہمیں اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈال دیا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے
میں منجم ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعویٰ ہے۔ صرف یہ دعویٰ
ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پاتا ہوں۔ مگر اس دعویٰ کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور
اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں۔ ان لوگوں
نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کئے ہیں کہ اس دعویٰ میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اس قدر
گندے اور گالیوں سے پُر میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے
کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے
ہوں۔ جو شخص اُن کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں۔* اگر مجھے بندگانِ خدا
کی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا۔ مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست
طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچ کر اس طرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی
کے شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کما حقہ شائع کر دوں۔ بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ
تو جھوٹا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ محتاط
ہو کر باہر ہو جائیں اور نیز کچھ اندرونی اصلاح کر لیں اور ان کی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا

* نوٹ۔ اس جگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری
پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کی جاتی ہے تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں۔
ورنہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں بلکہ اس پر ٹھٹھا اڑاتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اس جگہ
بطور نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

Continued

کو فوراً نہایت دہشت ہو گیا۔ تب بھی بندہ آپ کے ہمراہ تھا اور اس شام کی سیر میں بھی شریک تھا۔ جس کے دوسرے روز آپ نے قبل دس بجے دن پھر انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب بڑی اور سخت تبدیلی میرے حال میں پیدا ہوئی اور ایسی سخت مصیبت نازل ہوئی کہ جس کی تلافی بہت مشکل ہے اللہ تعالیٰ کے سوا میری مصیبت کو کوئی نہیں جان سکتا۔

حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا جب میں حضرت مرزا صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خسر میر ناصر نواب صاحب قادیانی کے خود نوشتہ حالات مندرجہ حیات ناصر
مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

(۳) ہانگ کانگ سے ایک مبلغ نے لکھا ہے کہ یہاں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت

*Ref. No. 10*

*Jang-e-Muqaddas, pp.210-211; Roohani Khazain, Vol. 6, pp.292-293.*

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ ۲۹۲ ۵ جون ۱۸۹۳ء

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذلت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اُسوقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سُوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے۔

اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو الحمد للہ والمنۃ کہ اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آگیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے تھا۔ میں اسوقت یہ اقرار کرتا ہوں

۲۱۰

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ ۲۹۳ ۵ جون ۱۸۹۳ء

کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رو سیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

اب ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کے منشاء کے موافق کامل پیشگوئی اور خدا کی پیشگوئی ٹھہرے گی یا نہیں ٹھہرے گی اور رسول اللہ صلعم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں جنکو اندرونہ بائبل میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہو جائیگی یا نہیں ہو جائے گی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سُولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ لیکن اگر میں سچا ہوں تو انسان کو خدا مت بناؤ۔ توریت کو پڑھو کہ اس کی اوّل اور کھلی تعلیم کیا ہے اور تمام نبی کیا تعلیم دیتے آئے اور تمام دُنیا کس طرف جھک گئی۔ اب میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں اس سے زیادہ نہ کہوں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

| دستخط بحروف انگریزی<br>غلام قادر فصیح پریزیڈنٹ از جانب<br>اہل اسلام | دستخط بحروف انگریزی<br>ہنری مارٹن کلارک پریزیڈنٹ از جانب<br>عیسائی صاحبان |
| --- | --- |

تمام شد

۲۱۱

*Ref. No. 11*

*Anjam-e-Atham (Hashiah), p.31.*

۳۱

اگر اب بھی عیسائی باز نہ آویں تو بہتر ہے کہ ہم اور ان کے چند سرگروہ مباہلہ کے طور پر میدان میں آکر خدا کے انصاف سے فتویٰ لے لیں۔ جھوٹے پر بغیر تعیین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب میں ناجائز نہیں۔ نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں۔ یہی وجہ ہے کہ پادری [illegible] ثابت ہو جانے سے کچھ عرصہ پہلے چند اپنے عیسائیوں کے ساتھ قادیان میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ آتھم نہیں ڈرا [illegible] کہا کہ اس نے اسلامی پیشگوئی سے ڈر کر پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اٹھایا۔ اور خود اقرار کیا کہ میں ڈرتا رہا اور ان حملوں کا ثبوت نہ دے سکا جو ڈرنے کی وجہ ٹھہرائی۔ وارث نے کہا کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو۔ میں نے کہا کہ بیشک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔ اگر آتھم جھوٹا ہے یا ہیں تو خدا اس کا فیصلہ کر دیگا چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس لعنت کا اثر آتھم پر وارد ہو گیا۔

[illegible]

قرآن کو خدا کا کلام جانتا اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے۔ اور جس طرح میں قرآن وغیرہ کو پڑھ کر غلط سمجھتا ہوں ویسے ہی وہ امّی محض سنسکرت اور ناگری سے محروم مطلق بغیر پڑھنے یا دیکھنے ویدوں کے ویدوں کو غلط سمجھتا ہے ۞

اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔

راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور حال اڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور پنجاب۔

حاشیہ: فرمایا۔ مگر میں نے وید نہیں پڑھے [illegible] لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین [illegible] ... مجسد لہ خوار۔ منہ

Ref. No. 8

Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 3, p.578-579.

۵۷۸

(۲۶۹)

# مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یستنبؤنک احق ھو قل ای وربی انہ لحق[1]

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود

[1] یونس: ۵۴

۵۷۹

ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف مالیس لک بہ علم[1] پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین[2]۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم

عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد المسیح الموعود عافاہ اللہ وایّد

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

[1] بنی اسرائیل: ۳۷ [2] الاعراف: ۹۰

Ref. No. 9

Hayat-e-Nasir, p.14, Ref. Qadiani Mazhab Section I, No. 80.



کر بیٹھے تھے تو ناگہاں ضعف ہوا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے۔ اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے۔ تو آپ نے کہا کہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشا ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہاں۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

(۸۰) ہیضہ کا واقعہ (م) | ۱ | "آج کل ہمارے گھر کے لوگ بقیہ ہیضہ [illegible] اپنے والدین کے پاس بمبئی اپنے والد میر ناصر نواب صاحب نقشہ نویس دفتر نہر کے پاس [illegible] گئے ہیں۔"

(اشتہار [illegible] الحکم [illegible] صاحب [illegible] تبلیغ رسالت جلد اول [illegible] غلام احمد صاحب قادیانی)

"ابتدا میں جب کبھی حضرت مرزا صاحب باہر تشریف لے جاتے تھے تو مجھے گھر کی حفاظت قادیان کی خدمت کے لئے چھوڑ جاتے تھے [illegible] اور گھر کے لوگ ہمراہ ہوتے تھے [illegible] جب آپ لاہور تشریف لے گئے [illegible] سفر میں آپ

# VERDICT ON QADIANIS

## A Logical Approach

(SPECIAL PRESENTATION FOR THE YOUNG MEN OF TODAY)

By:
MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

Translated By
K.M. SALIM

Edited By
DR. SHAHIRUDDIN ALVI

+ ظاہر ہے کہ مباہلہ کی وہ چار سطر کے لئے کسی فرصت کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کا خلاصہ تو صرف یہ فقرہ ہے
کہ اپنا اور فریق ثانی کا نام لیکر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم میں سے جھوٹا ہے وہ ہلاک ہو۔
پس کیا ماسٹر مرلی دھر اور منشی جیون داس کو اتنی بھی فرصت نہ تھی کہ یہ دو سطر بھی نہیں لکھ سکتے تھے۔
بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ دونوں سچ کے مقابل پر ڈر گئے اور لیکھرام اپنی بدقسمتی سے شوخ دیدہ
اور اند عادی تھا اس نے اپنی فطرتی شوخی سے قتل کی بلا اپنے ذمہ لے لی آخر مباہلہ کے بعد
۶ مارچ ۱۸۹۷ء بروز شنبہ اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ منہ

حقیقۃ الوحی ٣٢٢ بعض اعتراضوں کے جواب

آسمان پر عرش پر نہیں بلکہ سرب بیاپک ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ وید ہی سب سے کامل
اور مقدس آسمان کے پستک ہیں۔ آریہ ورت سے ہی تمام دنیا نے فضیلت سیکھی۔ آریہ لوگ ہی
سب کے استاد اول ہیں۔ آریہ ورت سے باہر جو بقول مسلمانوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر
دو ہزار سال سے آئے ہیں اور توریت، زبور، انجیل، قرآن وغیرہ کتب لائے ہیں میں دلی یقین
سے ان پستکوں کو مطالعہ کرنے سے اور سمجھنے سے ...... ان کی تمام مذہبی ہدایتوں کو بناوٹی
اور جعلی اصل الہام کے بدنام کرنیوالی تحریریں خیال کرتا ہوں ..... ان کی سچائی کی دلیل سوائے
طمع یا نادانی یا تلوار کے ان کے پاس کوئی نہیں ..... اور جس طرح میں اور اسلام کے برخلاف باتوں کو
غلط سمجھتا ہوں ایسا ہی قرآن اور اس کے اصولوں اور تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں ان کو غلط اور
جھوٹا جانتا ہوں (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہو

حقیقۃ الوحی ٣٢٧ بعض اعتراضوں کے جواب

کے خاتمہ میں بعض آریہ صاحبوں کو مباہلہ کیلئے بلایا تھا اور لکھا تھا کہ جو تعلیم وید کی طرف
منسوب کی جاتی ہے صحیح نہیں ہے اور جو تکذیب قرآن شریف کی آریہ صاحبان کرتے
ہیں اس تکذیب میں وہ کاذب ہیں۔ اگر انکو دعویٰ ہے کہ وہ تعلیم جو وید کی طرف
منسوب کی جاتی ہے وہ سچی ہے اور یا نعوذ باللہ قرآن شریف منجانب اللہ نہیں تو وہ مجھ سے
مباہلہ کر لیں۔ اور لکھا گیا تھا کہ سب سے پہلے مباہلہ کیلئے لالہ مرلی دھر صاحب ہیں جن کو بمقام
ہوشیارپور بحث ہوئی تھی۔ پھر بعد اس کے ہمارے مخاطب لالہ جیونداس سکرٹری آریہ سماج
لاہور ہیں اور پھر کوئی اور دوسرے صاحب آریوں میں سے جو معزز اور ذی علم تسلیم کئے
گئے ہوں مخاطب کئے جاتے ہیں۔

میری اس تحریر پر پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب خبط احمدیہ میں جو ۱۸۸۸ء میں
اس نے شائع کی تھی جیسا کہ اس کتاب کے اخیر میں یہ تاریخ درج ہے میرے ساتھ مباہلہ کیا
چنانچہ وہ مباہلہ کیلئے اپنی کتاب خبط احمدیہ کے صفحہ ۳۴۴ میں بطور تمہید یہ عبارت لکھتا ہے:-
چونکہ ہمارے مکرم و معظم ماسٹر مرلی دھر صاحب و منشی جیون داس صاحب بسبب
کثرت کام سرکاری کے عدیم الفرصت ہیں بنا براں اپنے اوستاد اور ان کے ارشاد سے
اس خدمت کو بھی نیاز مند نے اپنے ذمہ لیا۔ پس کسی دانا کے اس مقولہ پر کہ دروغگو را
تا بدروازہ باید رسانید عمل کر کے مرزا صاحب کی اس آخری التماس کو بھی (یعنی مباہلہ کو)

# قادیانیت

سرور میواتی
لاہور

قادیاں سے اک بڑا فتنہ اٹھا — جس نے اک عالم پریشاں کردیا
سرپرستی اس کی انگریزوں نے کی — اپنا الو اس طرح سیدھا کیا
میرزا کو دے کے جاگیریں کئی — کہہ دیا بچو، ذرا کرتب دکھا
پھر جمورے نے دکھلایا اپنا کھیل — مات ابلیس لعیں کو کردیا
گاہ اپنے کو بنادیتا نبی — گاہ اپنے کو بنادیتا خدا
گاہ بن جاتا خدا کا نورِ چشم — گاہ بن جاتا خدا کی اہلیہ
ابن مریم گاہ بن جاتا لعیں — گاہ ہوجاتا خدا سے حاملہ
رنگ گرگٹ کی طرح جاتا بدل — تھا چھلاوا یا کوئی شیطان تھا
قبر عیسیٰ دی بنا کشمیر میں — اس کے بدلے خود مسیحا بن گیا
کردیا منسوخ امت سے جہاد — قادیاں میں حج قائم کردیا
موت کی ساعت جب آپہنچی قریب — اپنے پاخانے میں گر کر مرگیا
کس قدر کیں اس نے یاوہ گوئیاں — کتنے بولے جھوٹ، لاحول ولا
ابن مریم آسماں پر ہیں حیات — صاف ہے قرآن کے اندر لکھا
ان کا ہوگا حشر سے پہلے نزول — وہ کریں گے خاتمہ دجال کا
حق کی جانب سے نبی بھیجے گئے — سب سے آخر میں محمد مصطفیٰ
اب جو بنتے اور بتاتے ہیں نبی — کاذب و دجال ہیں سب بے حیا
جن کے سر ہوں اور نہ پاؤں احمقو — کیا نتیجہ ایسی تاویلات کا
جو پھنسا چھوڑیں تمہیں خود جال میں — ایسی تحریفات سے کیا فائدہ
آپھنسے تم قہر کے گرداب میں — ہوگیا عاجز تمہارا ناخدا
اب بجز خفت کوئی چارہ نہیں — اپنے کرتوتوں کی بھگتو گے سزا
رہ گیا سارا بکھر کر تار پود — سرچھپانے کو نہیں ملتی جگہ
داستانِ غم اسی پر بس نہیں — آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا
برمحل آیا ہے کیا اک شعر یاد — حضرت علامہ اقبال کا

"ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا"

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین

## کے زیر اہتمام سالانہ رد قادیانیت ورد عیسائیت کورس

**۱۵ تا ۲۸، شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء**

**بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جسمیں**

- ★ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- ★ حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی
- ★ حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- ★ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود
- ★ حضرت مولانا زاہد الراشدی
- ★ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- ★ حضرت صاحبزادہ طارق محمود
- ★ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
- ★ جناب الحاج اشتیاق حسین
- ★ جناب محمد متین خالد (ایم اے ایل ایل بی)
- ★ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- ★ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

اور دیگر ماہرین فن لیکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں
شرکاء کو کاغذ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔)
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائینگی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائیگی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام ہی خواہان مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کاغذ پر بھجوائیں۔

نام __________ ولد __________
مکمل پتہ ڈاک __________
تعلیم __________ پیشہ و دیگر کوائف ارسال کریں۔

**درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری**

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978